صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز چارشنبہ مورخہ 30 ستمبر 2024ء بمطابق 27 ربیع الاول 1446ہجری بعد از دوپہر چار بجکر آٹھ منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، بابر سلیم سواتی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ۔

فَإِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰیO يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ مَا سَعٰیO وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِمَنْ يَّرٰیO فَاَمَّا مَنْ طَغٰیO وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَاO فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰیO وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰیO فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰی۔

(ترجمہ): پس جب وہ بڑا حادثہ آئے گا۔ جس دن انسان اپنے کیے کو یاد کرے گا اور ہر دیکھنے والے کے لیے دوزخ سامنے لائی جائے گی۔ سو جس نے سرکشی کی اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی۔ سو بے شک اس کا ٹھکانا دوزخ ہی ہے اور لیکن جو اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرتا رہا اور اس نے اپنے نفس کو بری خواہش سے روکا۔ و آخِرُ الدَّعْوَانا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: 'Leave applications': درج ذیل معزز اراکین اسمبلی نے رخصت کے لئے درخواستیں ارسال کی ہیں: جناب فیصل خان ترکئی صاحب، وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم، آج کے لئے، جناب علی شاہ صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، جناب ہشام انعام اللہ خان صاحب، ایم پی اے، پانچ یوم کے لئے، جناب عجب گل صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، جناب سجاد اللہ خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted.

میں ایوان میں پاکستان یوتھ پارلیمنٹ کے اسامہ ندیم قریشی صاحب چیئرمین یوتھ پارلیمنٹ پاکستان اور ان کے ساتھی ممبران بچے اور بچیوں کو اس ایوان میں خوش آمدید کہتا ہوں۔ (تالیاں) چونکہ ابھی تک ڈسکشن وہ Continued ہے، جناب ڈاکٹر امجد صاحب کا مائیک On کریں۔

ملک میں موجودہ سیاسی صورتحال پر بحث (جاری)

جناب امجد علی (معاون خصوصی برائے ہاؤسنگ): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب، جس طرح یہ ڈسکشن جاری ہے جس کا جو Main عنوان ہے، وہ اداروں کی سیاست میں اور جتنے بھی ڈیپارٹمنٹس ہیں، ان میں مداخلت کے بارے میں یہ ڈسکشن ہے۔ پرسوں کچھ ہمارے معزز ممبران نے ہمیں کچھ طعنے دیئے، اس پر تھوڑی سی میں ڈسکشن کروں گا۔ جس طرح انہوں نے کہا، خاص کر کنڈی صاحب نے اپنی ڈسکشن میں کہا کہ پاکستان تحریک انصاف کی جتنی بھی لیڈرشپ تھی، ان پر جب دو دو یا تین چھاپے پڑے تو اسی سے وہ رونے لگے۔ جناب سپیکر صاحب، جس طرح میں نے کہا، جو ڈسکشن اداروں کی سیاست میں مداخلت کے بارے تھی تو یہی میں عرض کر رہا تھا کہ کنڈی صاحب نے پرسوں ہمیں کچھ طعنے دیئے تھے کہ پی ٹی آئی کی جتنی بھی لیڈرشپ تھی یا کارکن تھے، دو دو چھاپوں سے وہ ڈر گئے اور رونے لگے، یہاں پہ ایوان میں آکر آنسو بہا رہے ہیں۔ پہلے تو میں ریکارڈ کی درستگی کے لئے یہ کہنا چاہوں گا کہ یہ جتنی بھی بانوے لوگ یہاں پہ بیٹھے ہیں، یہ سارے ان کو اگر میں مجاہد کہوں، غازی کہوں، کیونکہ جتنی فسطائیت پچھلے ایک سال سے، ڈیڑھ سال سے پاکستان تحریک انصاف کی لیڈرشپ اور یہ جو غازی، مجاہد بیٹھے ہیں، ان کے خلاف ہوئی ہے، (تالیاں) پاکستان کی ستتر سالہ تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ دوسری بات یہ ہے کہ جو ایک ایک پریس کانفرنس سے، ایک ایک چھاپے سے یا جن کے اوپر ایک ایک چھاپہ پی ٹی آئی کی وہ لیڈرشپ جن کے اوپر ایک ایف آئی آر بھی نہیں تھی، ان کے اوپر چھاپے بھی نہیں تھے لیکن وہ بزدل لوگ تھے، وہ ایک چھاپے سے یا ایک ایف آئی آر سے یا ایک ایک ٹیلیفون کال پہ وہ ہم سے چلے گئے، ہم نے اللہ کا شکر ادا کیا کہ ایسے بزدل لوگ کیونکہ پاکستان تحریک انصاف بہادر لوگوں کی پارٹی ہے، سٹینڈ لینے والوں کی پارٹی ہے، ہمارا لیڈر

بہادر ہے، پچھلے ایک سال سے وہ جیل میں ہے، ایسی جیل کہ جس کے اوپر کوئی ایسی ایف آئی آر نہیں جو ان کو جیل میں ہونا تھا لیکن پھر بھی وہ اس قوم کے لئے اور اس قوم کے مستقبل کے لئے اور اس قوم کو اداروں کی مداخلت سے آزاد کرنے کے لئے جیل میں بیٹھا یا ہوا ہے، میرے خیال میں یہ جتنے بھی لوگ یہاں پہ بیٹھے ہیں، اگر ان کو یہ طعنے دیتے ہیں لیکن جو ہمارے ساتھ بزدل تھے، وہ پہلے ہی ہم کو چھوڑ کر چلے گئے تھے۔ دوسری بات میں یہی کہوں گا کہ کنڈی صاحب نے کہا کہ جنرل فیض اور جنرل پاشا، ان کے نام یہ لے رہے ہیں، سب سے پہلی بات تو یہ ہے، ان کی باتوں سے یہی ہمیں محسوس ہو رہا ہے، یہ قوم کو بے وقوف بنا رہے ہیں، میرے خیال میں یہ ستتر سال حکومت بھی پاکستان تحریک انصاف نے کی ہے، اگر اس طرح نہیں ہے تو مرکز میں ساڑھے تین سال پاکستان تحریک انصاف نے حکومت کی ہے، اس صوبے میں صرف نو سال پاکستان تحریک انصاف نے حکومت کی ہے۔ اس کے علاوہ یہ جو ہمیں جرنیلوں کا طعنہ دے رہے ہیں، میرے خیال میں نمک حلالی یہ کر رہے ہیں کیونکہ یہ خود ان جرنیلوں، (تالیاں) یہ خود ان جرنیلوں کے بوٹوں کے نیچے آکر آج یہاں اسمبلی میں بیٹھے ہیں فارم سینتالیس کے ذریعے، یہ ہمیں کس طرح طعنے دے رہے ہیں؟ یہ تو خود ابھی بیٹھے ہیں۔ اچھا، کنڈی صاحب نے آئین اور جمہوریت کی بات کی تو میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ جو ایک سال جب یہاں اسمبلیاں Dissolved ہو گئیں اور آئین میں لکھا ہوا ہے کہ تین مہینے میں انتخابات کرانے ہونگے، ان کی پی ڈی ایم کی شکل میں وہاں پہ حکومت تھی، یہ ایک سال ان کو آئین یاد نہیں آیا، یہ ایک سال ان کو قانون یاد نہیں آیا، ان کے ساتھ، ان بوٹ والوں کے ساتھ بیٹھے تھے، وہاں پہ ان کے ساتھ ان کی Coalition تھی ایک قسم کی، مطلب ہے کہ آرڈر ان کا چلتا تھا، نیچے یہ بوٹ چاٹ رہے تھے، یہ خود ہمیں کس منہ سے یہ طعنے دے رہے ہیں؟ یہ تو خود انہوں نے سڑسٹھ سال پاکستان پہ حکومت کی ہے، ان لوگوں نے کی ہے، یہ لوگ ان لوگوں کے بوٹوں کے نیچے، اگر میں کہوں کہ مسلم لیگ والے وہ* + + کرتے ہیں،* + + لگاتے ہیں ان کا، وہ جو* + + پہ پوری دنیا میں مشہور ہوا تھا، آصف علی زرداری* + سب کو پتہ ہے کہ آج کل وہ* + + رہا ہے، وہ* + + ہے،* + + رہا ہے، یہ کس منہ سے ہمیں کہہ رہے ہیں؟ یہ تو زندہ مثال ہے اس کی، یہ تو ڈھکی چھپی بات ہے ہی نہیں، یہ کوئی صدیوں کی بات ہے ہی نہیں، یہ بات جو ہے یہ تو ابھی کی بات ہے کہ یہ ان کے نیچے بیٹھے ہوئے ہیں، ان کے پاس کیا اختیار ہے سوائے Inauguration کے اور باہر جاکر Visit کرنے کے، اس کے علاوہ ان کے پاس کیا اختیار ہے؟ ان کے پاس کوئی اختیار ہے، تب بھی کہتے ہیں کہ اداروں کی مداخلت نہیں ہے جناب سپیکر صاحب، اداروں کی مداخلت کیسے نہیں ہے؟ میں کنڈی صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں آپ کی وساطت سے کہ کنڈی صاحب، یہ جو پرسوں ہمارا جلسہ تھا تو کیا یہ غیر آئینی تھا یا آئین نے ہمیں اجازت نہیں دی؟ ایک پارٹی جو اپوزیشن میں ہے فیڈرل میں، وہ جلسے نہیں کرے گی، وہ جلوس نہیں کرے گی، وہ احتجاج نہیں کرے گی تو پھر ان کی جمہوریت پسندی کہاں چلی جاتی ہے؟ پھر ان کا یہ آئین کہاں چلا جاتا ہے؟ اس آئین کو ان لوگوں نے جتنی دفعہ روند ڈالا ہے،

---

* بحکم جناب سپیکر حذف کئے گئے۔

میرے خیال میں کسی بھی پارٹی نے کبھی نہیں روند ڈالا۔ یہ کہہ رہے تھے کہ آپ صوبے کے لئے کچھ کریں، تو سب سے پہلے میں ان کا ریکارڈ درست کر لوں کہ اس دفعہ جب ہم ایوان میں آئے ہیں، یہ ہم بالکل کارکردگی کی بنیاد پہ آئے ہیں، اس صوبے کی تاریخ ہے کہ اس صوبے میں جس نے بھی کرپشن کی ہے، اس صوبے میں جس پارٹی نے بھی عوام کا حق ادا نہیں کیا، اس کو دوبارہ عوام نے ووٹ نہیں دیا، لیکن پھر بھی یہ ہماری نو سالہ کارکردگی تھی، خان صاحب کا Vision تھا، پاکستان تحریک انصاف کے وہ ترقیاتی کام تھے عوام کے لئے، غریب عوام کے لئے انہوں نے جو کیا تھا، وہی کارکردگی تھی کہ ہم تیسری دفعہ اس ایوان میں ڈبل نہیں، ٹرپل اکثریت کے ساتھ بیٹھے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، سب کو یہاں پہ پتہ ہے کہ ہمیں اس دفعہ لوگوں نے ترقیاتی کاموں کے لئے نہیں بھیجا ہے یہاں اسمبلی میں، ہم جب اپنے حلقوں میں جاتے ہیں تو ہم سے تین سوال پوچھے جاتے ہیں، وہ تین سوال یہی ہیں کہ اس صوبے کے امن کے لئے آپ نے کیا کیا؟ وہی امن جو آج سے ڈیڑھ سال پہلے اس صوبے میں امن وامان تھا، جب خان صاحب کی حکومت تھی، کوئی Drone attack نہیں ہوا تھا، جب ان کی زرداری کی حکومت تھی، تین سو ساٹھ (360) Drone ہوئے تھے اس دور میں، پاکستان کے عوام کے اوپر اور خاص کر خیبر پختونخوا کے عوام کے اوپر، یہ کس منہ سے کہتے ہیں کہ ہم آزاد ہیں، ہم جمہوریت پسند ہیں، ہم آئین پسند ہیں؟ یہ سارا جھوٹ ہے، سراسر Hundred percent جھوٹ بولتے ہیں، اس جھوٹ سے یہ ناکام کوشش کرتے ہیں کہ ہم عوام کو اس جھوٹ سے جو ہے ناں، اس جھوٹ کے ذریعے سے ان کا خیال یا ان کا ذہن بدل دیں گے لیکن یہ ان کی خام خیالی ہے۔ سب سے پہلے اس صوبے کے لئے امن جو انہوں نے خراب کیا تھا، نگران حکومت کی شکل میں، اس صوبے کی جو پولیس تھی، اس کو انہوں نے Politicize کیا، پی ٹی آئی کے خلاف استعمال کیا لیکن آج میں دوبارہ، پہلے بھی میں نے کہا تھا کہ یہ جو پولیس ایکٹ 2017ء ہے، جو ہم نے ان کو اختیارات دیئے تھے، یہ اختیارات ان سے واپس لینے چاہئیں کہ نہیں لینے چاہئیں؟ آپ کی وساطت سے ہم ان شاء اللہ یہاں پہ امنڈمنٹ لے کر آئیں گے تاکہ پولیس کو جو اختیارات ملے تھے، پولیس اس کی قابل تھی ہی نہیں کہ وہ ان اختیارات کا صحیح استعمال کرے، انہوں نے پولیس کو Politicize کر کے اس صوبے کے امن کو تباہ و برباد کیا، اس صوبے کے امن کو خراب کیا، ان شاء اللہ اس امن کو بحال کرائیں گے، اس وجہ سے آج ہی لوگوں نے ووٹ دیا ہے کہ اس صوبے میں امن لیکر آؤ۔ دوسرا، ہم جب اپنے حلقوں میں جاتے ہیں تو ہم سے کوئی سڑک نہیں مانگتا، ہم سے کوئی ہسپتال نہیں مانگتا، ہم سے کوئی سکول نہیں مانگتا، ہمیں لوگ کہتے ہیں کہ جو میجارٹی لوگ ہیں، Eighty / eighty five percent لوگوں نے ہمیں ووٹ دیا ہے، وہ ہمیں کہتے ہیں کہ خان صاحب کو رہا کریں اس جیل سے جس جیل میں وہ بے گناہ قید ہے، جس جیل میں وہ آئین اور قانون پامال کر کے اس جیل میں وہ بیٹھے ہوئے ہیں، اس ظالم حکمرانوں نے اور اس ظالم اسٹیبلشمنٹ نے ان کو جیل میں ڈالا ہوا ہے، آپ خان صاحب کو آزاد کریں، یہ ان کی خام خیالی ہے، ہم صوبے کو ترقی بھی دیں گے ان شاء اللہ لیکن ہماری ترجیحات جو ہیں وہ یہ ہیں کہ ہم خان صاحب کو اس بے گناہ جیل سے رہا کریں، یہ سارے پاکستانی عوام کی اور بالخصوص خیبر پختونخوا کے عوام کی آواز ہے کہ آپ خان صاحب کے لئے جدوجہد کریں، اسمبلی کے Floor پہ ان کے لئے آواز

اٹھائیں، یہ سب جو یہاں پہ بیٹھے ہوئے ہیں، میرے خیال میں سب اس بات پہ متفق ہوں گے کہ ہم جب آئے ہیں، اس لئے آئے ہیں کہ اس صوبہ میں ہم امن لے کر آئیں، خان صاحب کو رہا کریں، جو سب سے بڑی ڈیمانڈ ہے پورے پاکستان کا اور خیبر پختونخوا کے عوام کا، کہ آپ یہ جو نظام جس نظام کے نیچے، یہ فارم سینتالیس کے نیچے اسمبلی میں بیٹھے ہیں یہ لوگ، اس نظام کو آپ Expose کریں، یہ بات ہے کہ نہیں؟ سب کو پتہ ہے کہ عوام ہمیں یہی کہتے ہیں کہ آپ اس نظام کو Expose کریں، یہ اپوزیشن والے اور یہ فارم سینتالیس والے جس نظام کے نیچے جس چھتری کے نیچے یہ بیٹھے ہوئے ہیں، اس نظام کو Expose کریں، اس لئے ہم اداروں میں ان اداروں کی مداخلت کا اس ایوان میں بار بار کہیں گے، اس نظام کو Expose کریں گے کہ یہ جو نظام ہے، اس نظام کے نیچے نہ کوئی جمہوریت ہے، نہ کوئی آئین ہے اور نہ کوئی پارلیمنٹ ہے، یہ پھر کہتے ہیں کہ ہم جمہوریت پسند لوگ ہیں تو کس منہ سے یہ بات کرتے ہیں کہ ہم جمہوریت پسند لوگ ہیں؟ جناب سپیکر صاحب، یہ وہ حقائق ہیں جو میں نے آپ کو بیان کئے، ان شاء اللہ اس نظام کو بھی Expose کریں گے، اسمبلی کے Floor پر بھی اور یہ ہمارا قانونی حق ہے کہ ہم احتجاج بھی کریں لیکن میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ بھی اپنے بڑوں کو کہو کہ آئین میں کہاں لکھا ہوا ہے کہ پر امن احتجاج کے اوپر آپ گولیاں برسائیں گے، اس کے اوپر آپ ٹیئر گیس پھینکیں گے اور جو لوگ احتجاج کے لئے جائیں گے تو کونسی جمہوریت میں اس طرح ہے، کونسی آئین میں ہے؟ یہ بھی ذرا اس کی Definition کروادیں۔ جناب سپیکر صاحب، ان شاء اللہ یہ جو نظام ہے، اس کو اس طرح Expose کرتے رہیں گے اور ان شاء اللہ یہ جو اس صوبے کی ترقی کی بات کریں گے، الحمد للہ اس صوبے میں جو ہماری تیسری دفعہ حکومت آئی ہے، یہ ہماری کارکردگی کی بنیاد پہ آئی ہے، شکریہ۔

<u>جناب سپیکر</u>: سہیل آفریدی صاحب، یہ احمد کنڈی صاحب کا چونکہ ذکر بھی آیا، انہوں نے، احمد کنڈی صاحب، آپ کمٹمنٹس کرتے ہیں یا میں سہیل آفریدی صاحب کو بلاؤں؟

<u>جناب احمد کنڈی</u>: سر، میری اس میں گزارش یہ ہے، خیر ہے اگر یہ بات کرنا چاہتے ہیں، ایک دو کر لیں، ہمیں بھی اتنی ہی تھوڑی سی مداخلت، اگر ان کو گھنٹہ دیتے ہیں تو آدھا گھنٹہ ہمیں اپوزیشن کو آپ دیں تاکہ جو ان کا مؤقف آتا ہے، ہم اس کے اوپر دوبارہ پھر بات بھی کر سکیں۔ خیر ہے یہ لوگ ذرا زیادہ متاثر ہیں، اگر کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں بھی ٹائم دیں تاکہ ہمارے بھی جو سپیکرز ہیں، یہ بھی بات کرنا چاہتے ہیں اسی ایشو کے اوپر، اسی آئینی حکمرانی کے اوپر، انہی اداروں کی مداخلت کے اوپر، اسی Topic پہ ہم نے بھی بات کرنی ہے۔ چونکہ آپ نے ایجنڈا مختص کیا ہوا ہے، مجھے جلدی نہیں ہے، خیر اگر یہ بات کرنا چاہتے ہیں لیکن ہماری بھی اتنا ہی وقت اگر ہمیں نہیں دے سکتے تو آدھا وقت ہمیں لازمی دیا جائے۔

<u>جناب سپیکر</u>: اچھا، اگر حکومتی بینچ والے ہمیشہ سے گلہ مند ہوتے ہیں کہ سپیکر سارا ٹائم اپوزیشن کو دے دیتے ہیں، ہمارے بولنے کے لئے ٹائم ہی نہیں ہوتا۔

جناب احمد کنڈی: اس طرح کرتے ہیں، یہ دو ہفتے پچھلے جو ٹائم گزرا ہے، یہ آپ نکال لیں، اگر ہمیں چوتھا حصہ بھی ملا ہے تو پھر ہم ان سے معافی مانگ لیتے ہیں، ہم نے ان کو چھ ماہ کا، دیکھیں اسمبلی چلاتی ہمیشہ اپوزیشن ہے، یہ تاریخی روایات ہیں، رواج ہے، اگر یہ بات کرنا چاہتے ہیں، میں تو کہہ رہا ہوں، یہ ان کا Topic ہے، اگر یہ گھنٹہ کرتے ہیں، ہمیں آدھا گھنٹہ دے دیں، میں زیادہ نہیں مانگ رہا۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ سہیل آفریدی صاحب کا مائیک On کریں۔

جناب محمد سہیل آفریدی (معاون خصوصی مواصلات و تعمیرات): بِسۡمِ ٱللهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ۔

ے
وہ جو خواب تھا میرے ذہن میں
نہ میں کہہ سکا نہ میں لکھ سکا
کہ زبان ملی تو کٹی ہوئی
کہ قلم ملا تو بکا ہوا

جناب سپیکر، ہمارا ایک بہترین دوست، ہمارا ایک بہترین ساتھی، عمران خان کا سچا سپاہی، ایک نڈر، بہادر، قبائلی پاکستان کا سپوت، نوجوان، ہمارے انصاف یوتھ ونگ کرم کا پریذیڈنٹ رحمین بھائی ابھی ہم میں سے نہیں ہے، ان کو نامعلوم افراد نے کرم میں کچھ دن پہلے قتل کر دیا تھا، میں دو تین دفعہ اٹھا لیکن بدقسمتی سے بات کرنے کا موقع نہیں ملا، میں یہاں سے اس کے ساتھ تعزیت بھی کرنا چاہ رہا ہوں اور Floor of the House اس کا نام اس لئے لینا چاہتا ہوں کہ یہ ریکارڈ میں رہے، ایک ایسا نوجوان جو پاکستان کی بقاء کے لئے، آئین کی بالادستی کے لئے، قانون کی حکمرانی کے لئے اور خیبر پختونخوا میں امن کا داعی بن کر وہ لڑتا رہا، جھگڑتا رہا، آج وہ ہم میں سے نہیں ہے، ان کو کچھ اشعار Dedicate کرنا چاہوں گا کہ:

ے
په سپیره خزاں ګلونه د سپرلی مری
په پردی جنګ کښې زما د قوم زلمی مری
چې د ننګ میدان ته سر په تلی ځی او مری
نو بې غیرته به څه مړه شی غیرتی مری
لویه خدایه! دا څنګه ځنګل څه ئے قانون دے
چې د لاسه د ګیدړو زمری مری زمری مری

جناب سپیکر، اپوزیشن کی طرف سے سپیچز آتی ہیں، الفاظ ان کے ہوتے ہیں لیکن پتہ نہیں، پرچی کہاں سے ملتی ہے؟ یہ ہمیں پتہ نہیں ہے، شاید ہمیں معلوم ہے لیکن اگر یہاں پر بولیں تو برا مان جائیں گے، ان کا وطیرہ یہی رہا ہے کہ یہ پرچی پر چیئرمین بھی بناتے ہیں، پرچی پر یہ اسمبلی میں بھی آتے ہیں اور پرچی پر پھر تقریر بھی کرتے ہیں، ان کی کوئی اپنی سوچ، اپنی سمجھ بوجھ ہے نہیں جو اپنی سوچ سے بات کریں۔ اچھا، ہمیں یہ طعنہ دیا گیا کہ جیسے ڈاکٹر صاحب

نے بولا کہ ڈکٹیٹر سے یا آمروں سے ہم نے رابطے کئے ہیں یا وہ ہمیں لانے میں مددگار ہوئے ہیں، ہمارا دعویٰ یہ ہے کہ 2013ء میں پوری پاکستانی قوم نے عمران خان کو ووٹ دیا، پاکستان تحریک انصاف کو ووٹ دیا، پینتیس پنکچر جو عمران خان بار بار چیخ چیخ کر پوری دنیا کو بتا رہے تھے کہ انہوں نے پینتیس پنکچر لگائے، ہمارے ساتھ 2013ء میں بھی دھاندلی ہوئی، یہ ان کو جو لوگ لائے ہیں، انہوں نے دھاندلی کی تھی، 2018ء میں عمران خان کی حکومت آئی، اس نے کہا کہ تم لوگ کہتے ہو کہ دھاندلی ہوئی ہے، آؤ تم لوگ بتاؤ کہ کونسا حلقہ کھولوں؟ کھولوں، پھر الیکشن کراؤں، میں تم لوگوں کے ساتھ الیکشن لڑوں گا، ان شاء اللہ پھر جیتوں گا، آج ہم پھر کہہ رہے ہیں کہ پورے پاکستان میں صوبہ آپ سیلکٹ کریں، حلقہ آپ سیلکٹ کریں، امیدوار آپ سیلکٹ کریں، ہمارا ادنیٰ کارکن آپ کے مقابلے میں کھڑا ہوگا، ان شاء اللہ وتعالیٰ آپ سے ہم جیت کر دکھائیں گے۔ (تالیاں) ہم پر کسی نے کتاب نہیں لکھی لیکن آمروں کی گود سے ڈکٹیٹروں کی گود سے جو ان کی پارٹیاں وجود میں آئی ہیں، ان پر کتابیں لکھی گئی ہیں، "No Higher Honour" کتاب ہے، کنڈلیزا رائس نے لکھی ہے، اس میں جو یہ بار بار چیخ چیخ کر کہتے ہیں کہ چارٹر آف ڈیموکریسی، تو اس میں باقاعدہ ایک ایک لفظ لکھا ہوا ہے کہ ان کی جو لیڈر شپ ہے، وہ پرویز مشرف سے کس طرح رابطے میں تھی، کب کب رابطے میں تھی اور کیا کیا ہوا ہے؟ اس میں سب کچھ دکھائی دے رہا ہے، دکھائی دے رہا ہے، اگر آپ کو پڑھنا آتا ہے، Constitution ہمیں پڑھنا آتا ہے، ہم نے پڑھا ہے، اگر آپ کو کتاب پڑھنا آتی ہے تو آپ وہ کتاب پڑھیں، آپ کو پتہ لگ جائے گا، ہم تو Constitution پڑھتے ہیں، ہم مانتے بھی ہیں، یہ اس پاکستان کی معزز کتاب ہے، جس پر یہ پورا سسٹم چلتا ہے لیکن مسئلہ یہ ہے کہ اس کو ماننے والا کوئی نہیں ہے، ہم تو بولتے ہیں کہ آئین کی بالادستی ہو، قانون کی حکمرانی ہو لیکن اگر آئین اس طرح ہم اٹھا کر پڑھ لیں تو یہ ہم نے میٹرک تک یہ بھی پڑھا تھا کہ $(a+b)^2 = a^2 + 2ab + b^2$ ab آج تک ہم نے تو وہ Implement نہیں کیا، اسی طرح یہ Constitution اس میں ہم نے پڑھا ہوا ہے کہ Right to assemble ہمیں یہ اختیار ہے کہ ہم جلسہ کریں، ہم جلوس کریں، ہم احتجاج کریں لیکن جب بھی جاتے ہیں، ان کے جو لگائے ہوئے غنڈے ہیں، وہ راستے میں آجاتے ہیں، ہمارے لوگوں پر شیلنگ کرتے ہیں، ہمارے لوگوں کو ڈنڈے مارتے ہیں، ہمارے لوگوں کو شہید کرتے ہیں، یہ جمہوریت کی بات کر رہے ہیں، یہ ہمیں جمہوریت سکھائیں گے؟ ہم نے دو احتجاج، دو جلسے کئے جناب سپیکر صاحب، پرسوں کے علاوہ ایک اسلام آباد میں کیا ہے، ایک لاہور میں کیا ہے، ایک گملہ بھی ہم نے نہیں توڑا، ہم وہاں گئے، اپنا جلسہ کیا، واپس پرامن طریقے سے آئے ہیں لیکن پرسوں جو ہوا، وہ پاکستان کی تاریخ میں کبھی نہیں ہوا، انہوں نے جو ظلم پرسوں کیا یا جو دو سال سے کرتے آئے ہیں، یہ پاکستان کی تاریخ میں کبھی نہیں ہوا، یہ تو ہمیں کہہ رہے ہیں، یہاں رو رہے ہیں، رونا دھونا کر رہے ہیں، ہم رونا دھونا نہیں کر رہے ہیں، ہم سینہ تان کر کھڑے ہیں، آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر ہم بتا رہے ہیں، جس جس نے ہمارے ساتھ ظلم کیا ہے، برملا کہہ رہے ہیں کہ انہوں نے ہمارے ساتھ ظلم کیا ہے، ان کو ان شاء اللہ وتعالیٰ سزا دی جائے گی۔ یہاں پر اگر ہم بات کرتے ہیں تو یہ کہتے ہیں کہ یہ فلاں جو ہے IGP ہے، فلاں چیف آف آرمی سٹاف ہے، فلاں DG (ISI) ہے، IGP انسپکٹر جنرل آف پولیس چاہے کسی بھی صوبے

کا ہو، ہم اس کی عزت کرتے ہیں، پولیس فورس چاہے جس بھی صوبے کی ہو، اس کی ہم عزت کرتے ہیں لیکن IGP post پر ایک پالتو کتا بیٹھا ہو، اس کی ہم عزت بالکل نہیں کریں گے، (تالیاں) اگر پولیس فورس کی وردی میں غنڈے ہوں تو ہم ان کی عزت بالکل نہیں کریں گے، اگر ایک بندہ سیاسی مقاصد کے لئے یا اپنی اناء کی تسکین کے لئے ایک شخص کے بغض میں وہ آلہ کار بنے، اس شخص کی عزت ہم بالکل نہیں کریں گے، اگر ایک شخص کی اناء میں، ایک شخص کے بغض میں آئین کا قتل عام ہو، جمہوریت کا قتل عام ہو تو اس شخص کی عزت ہم بالکل نہیں کریں گے، اگر کوئی شخص صرف فیصلے ہی کرتا رہے جو عمران خان کے خلاف ہو، انصاف کرتا نہ رہے تو ان شاء اللہ وتعالیٰ نہ پہلے ہم ان کی عزت کرتے تھے، نہ آج کرتے ہیں، نہ اس کے بعد کریں گے۔ جناب سپیکر، کچھ اشعار کہ:

اصول بیچ کر مسند خریدنے والو
نگاہ اہل وفا میں حقیر ہو تم
وطن کا پاس نہ تمہیں تھا نہ ہو سکے گا کبھی
کہ اپنی حرص کے بندے ہو بے ضمیر ہو تم

(تالیاں)

جناب سپیکر، جمہور اور دستور یہی چلاتے رہے ہیں، 1971ء سے لیکر آج تک ہمارے کان پک گئے ہیں کہ "دستور" اور "جمہور" لیکن اب ان کا ایک نیا نعرہ لگ گیا کہ "مجبور"، وہ کہتے ہیں ہم مجبور ہیں، اچھا آئین میں امنڈمنٹس لا رہے ہیں، پوچھا گیا کہ کیا امنڈمنٹس ہیں، ان سے پوچھیں، ان کو پتہ نہیں تھا، ان سے پوچھیں، ان کو پتہ نہیں تھا، اچھا جس کو راضی کرنے کے لئے گئے، انہوں نے کہا کہ ڈرافٹ کدھر ہے؟

(عصر کی اذان)

جناب سپیکر: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ اچھا، ایک بات کی وضاحت کرتے چلیں، آپ نے پولیس کا ذکر کیا، یہ کونسی پولیس کا ذکر کر رہے تھے، یہ خیبر پختونخوا کی پولیس کا یا کہیں اور کی؟

معاون خصوصی مواصلات و تعمیرات: یہ پنجاب پولیس، پنجاب پولیس کی وردی میں جو غنڈے انہوں نے پالے ہوئے ہیں، ان کی بات ہو رہی تھی۔

جناب سپیکر: اچھا، بس اب ٹھیک ہے، آگے جائیں۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر صاحب، یہ الفاظ Expunge کریں۔

جناب فضل الہیٰ: گلو بٹ نے بھی معافی مانگی تھی، اب ان کی بھی باری ہے۔

جناب سپیکر: کوئی چیز Expunge نہیں ہو گی، کیوں Expunge کریں؟ میں کسی چیز کو Expunge نہیں کرتا۔ (تالیاں) دیکھیں، اس ہاؤس میں جو بھی الفاظ کہے جا رہے ہیں اور جو بھی کہہ رہا ہے، یہ اس کا پورا حق ہے، وہ کہے اور وہ پبلک کو Represent کر رہا ہے، پبلک نے اسے Representation کے لئے یہاں بھیجا ہے، جو الفاظ وہ

مناسب سمجھتا ہے، وہ استعمال کرے، میں کسی بھی لفظ کو یہاں سے Expunge نہیں کروں گا کسی بھی صورت میں، وہ ریکارڈ کا حصہ رہنا چاہیئے، یہ بیچ میں ایک درمیانی راہ" Expunge کر دو"، کیوں کر دوں بھئی؟

جناب عدنان خان: سر، جذبات میں کہتے ہیں۔

جناب سپیکر: بس اپنے جذبات کنٹرول کر کے آئیں۔

معاون خصوصی مواصلات و تعمیرات: سر، عجیب بات یہ ہے کہ یہ تو Expunge کرنا چاہ رہے ہیں لیکن جو ظلم ہوا ہے، یہ ہمارے ساتھ کر رہے ہیں، ہم برداشت کر رہے ہیں، یہ تو اس طرح بولنا برداشت نہیں کر رہے ہیں، برداشت کرو، کرنا پڑے گا برداشت۔

جناب سپیکر: میں نے پہلے بھی کوئی چیز Expunge نہیں کی ہے، پہلے بھی باتیں ہوئی ہیں، میں نے Expunge نہیں کیں، میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس ہاؤس میں جو بھی بات ہو وہ ریکارڈ پہ رہے اور جو کہنے والا کہتا ہے، وہی سننے والا سنے۔ (تالیاں) آپ کے الفاظ بھی Expunge نہیں کروں گا۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: ہمارے بھی نہیں کریں گے۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ کے الفاظ بھی Expunge نہیں کروں گا مگر آپ نے احتیاط رکھنا ہے۔

معاون خصوصی مواصلات و تعمیرات: اچھا، امنڈمنٹس آرہی ہیں Constitution میں، جیسا کہ میں نے پہلے کہا کہ کسی کو پتہ نہیں تھا کہ کیا امنڈمنٹس آنے والی ہیں؟ اچھا مولانا صاحب کو اور دوسرے دوستوں کے پاس گئے، ان کو راضی کرنے کے لئے انہوں ڈرافٹ مانگا، ڈرافٹ کسی کے پاس تھا ہی نہیں، انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس تو نہیں ہے، ہم ایسے ہی آئے ہیں، انہوں نے کہا کہ منہ اٹھا کر آ گئے ہو، پہلے ڈرافٹ تو لاؤ، ڈرافٹ تو پڑھو کہ ڈرافٹ میں لکھا کیا ہے؟ اچھا ہمیں یہ سمجھ نہیں آرہی کہ یہ امنڈمنٹس کس کے لئے کر رہے ہیں، ان امنڈمنٹس کی ضرورت کیا ہے؟ ہمارے جو اپوزیشن کے بھائی ہیں، ہمارے معزز دوست ہیں، یہ ہم سے Constitution ذرا زیادہ جانتے ہیں، اپنی تقریر میں اس بات کی وضاحت کریں کہ یہ امنڈمنٹس کیوں، کس لئے اور کہاں سے لائی جا رہی ہیں؟ ان شاء اللہ وتعالیٰ ہمیں پھر پتہ چل جائے گا کہ ان امنڈمنٹس کی اصلی حقیقت کیا ہے؟ جناب سپیکر، ہمیں تو پتہ ہے کہ حکومت کون چلا رہا ہے مرکزی حکومت، ہمیں یہ بھی پتہ ہے کہ وہاں اگر ہمارے پاکستان کا جعلی وزیر اعظم ہے، اس کے پاس یہ اختیار بھی نہیں ہے، صبح بولتا ہے کہ پندرہ روپے میں نے بجلی کا یونٹ سستا کر دیا ہے، صبح چار روپے مہنگا ہو جاتا ہے، مطلب اس کے پاس اتنا اختیار نہیں ہے، وہ اتنا سمجھ نہیں سکتا کہ وہ Platelets کو پائلٹ بولتا ہے، وہاں پر جو ہماری پپے کٹیاں ہیں، جو ہمیشہ فساد پھیلاتی ہیں، ایک تو پنجاب کی وزیر اعلیٰ بھی بن گئی، وہ ایک سکول میں جاتی ہے وہ بولتی ہے کہ کیا پڑھ رہے ہو؟ تو بچے بولتے ہیں Conjunction، اچھا Geography پڑھ رہے ہو، اچھا اس کو یہ پتہ نہیں ہے کہ Conjunction گرائمر کا Word ہے یا کہ Geography کا Word ہے؟ تو یہ لوگ پاکستان پر مسلط ہو کر کسی کے Through ہم پہ حکومت کر رہے ہیں، پاکستان کا بیڑا غرق کر رہے ہیں، اوپر یہ کہا جاتا ہے کہ حکومت کی یہ معیشت اچھی طرف جا رہی ہے۔ جناب سپیکر، ہمارا 8 اپریل 2022ء اس وقت کے جتنے بھی Economic

indicators ہیں،ان کو لے لیں،آج کے Economic indicators لے لیں،زمین اور آسمان کا فرق ہے، Inflation اس سے زیادہ Economic growth اس سے انتہائی کم، پہلے منفی اعشاریہ دو(0.2-) پر تھی،ابھی دو تک پہنچ گئی ہے، Inflation ان کی حکومت میں اڑتیس پرسنٹ تک پہنچ چکا تھا، ہمارے دور حکومت میں وہ بارہ پرسنٹ تھا۔اچھا Export / import میں ان کا جو Trade deficit ہے جناب سپیکر صاحب،اڑتیس بلین ڈالر ہمارا Export ہے اور ترسٹھ بلین ڈالر ہماری Import ہے، تقریباً پچیس بلین ڈالر ہمارا Trade deficit آرہا ہے، یہ کہہ رہے ہیں کہ معیشت اچھی طرف جارہی ہے،ان کو معیشت کی سمجھ آئے تو تب یہ بولیں ناں،ان کے دماغ میں کوئی Reforms ہوں، تب ان کے پاس کوئی پالیسی ہو، تب یہ تو جانتے ہی نہیں کہ Reforms کیا ہوتی ہیں، پالیسی کیا ہوتی ہے، ملک کو چلانا کیا ہوتا ہے؟انہوں نے تو ہمیشہ لوٹ مار کی سیاست کی ہے، ہمیشہ نورا کشتی اور مک مکا کر کے حکومتیں ایک دوسرے کو دی ہیں، بات ختم، ابھی جو مرد قلندر آیا ہے، ابھی مرد مجاہد آیا ہے، جو ڈٹا ہوا ہے، جو سسٹم کے خلاف لڑ رہا ہے (تالیاں) مرد کی طرح، شیر کی طرح میرا لیڈر، میرا قائد جناب عمران خان صاحب، وہ جیل میں پڑا ہے، پورے سسٹم کو انگلیوں پہ نچا رہا ہے، وہ کہتا ہے کہ کل روڈ بند تو روڈیں پورے جام، وہ کہتا ہے کہ کل جلسہ ہوگا تو پھر کسی کا باپ بھی جلسہ روک نہیں سکتا، وہ کہتا ہے کہ احتجاج ہوگا تو کسی کا باپ بھی احتجاج نہیں روک سکتا، وہ کہتا ہے کہ پاکستان میں حقیقی آزادی آئے گی تو پاکستان کا نوجوان سڑکوں پہ اور یہ چیخ چیخ کر بول رہا ہے کہ تمہارے باپ نے بھی ہمیں حقیقی آزادی دینی ہے،ان شاء اللہ ہم چھین کر لیں گے، تم لوگوں سے یہ آزادی۔ (تالیاں) جناب سپیکر صاحب، آخر میں میرے دل کے بہت قریب اشعار،ان پر اختتام کروں گا کہ :

وہ سنگ گراں جو حائل ہے رستے سے ہٹا کر دم لیں گے
ہم راہ وفا کے راہرو ہیں منزل پہ جا کر دم لیں گے
یہ بات عیاں ہے دنیا پر ہم پھول بھی ہیں تلوار بھی ہیں
یا بزم جہاں مہکائیں گے یا خون میں نہا کر دم لیں گے
ارباب حکومت سے کہہ دو یہ عزم کیا ہے ہم سب نے
ہم اللہ سے ڈرنے والے ہیں باطل کو مٹا کر دم لیں گے
جو سینہ دشمن چاک کرے باطل کو مٹا کر خاک کرے
یہ روز کا قصہ پاک کرے وہ ضرب لگا کر دم لیں گے
یہ امریکی دلال بھلا کیا خاک ڈرائیں گے ہم کو یہ
ہم راہ فاہ کے راہرو ہیں منزل ہی پہ جا کر دم لیں گے
جس خون شہیداں سے اب تک گل رنگ ہوئے ہیں یہ زمین
اس خون کے قطرے قطرے سے طوفان اٹھا کر دم لیں گے

وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: اچھا، چونکہ یہ موضوع چل رہا ہے اور کافی دن ہو گئے ہیں، اس ڈسکشن کو بھی، مجھے جس جس نے پہلے اظہار رائے نہیں کیا ہوا تو میرا خیال ہے کہ اسے Chance دے دیں، بجائے اس کے کہ Doubling اور Tripling ہو جائے۔ شفیع اللہ خان، نہیں میں آپ کو ٹائم دیتا ہوں مگر میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ جس نے پہلے اگر کوئی بات نہیں کی ہو، وہ کرنا چاہے تو اس وقت ہم اس کو پہلے Chance دے دیں۔ لائق خان، آپ کرنا چاہتے ہیں، ٹھہریں ناں، شفیع اللہ خان، پھر کر لیں آپ بھی، پہلے شفیع اللہ خان کر لیں پھر آپ بات کر لیں، شفیع اللہ خان، آپ کر لیں، پھر لائق خان کر لیں گے۔

جناب شفیع اللہ: **اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ۔ رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْلِي أَمْرِي وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّن لِّسَانِي يفقهو قولی۔** تھینک یو جناب سپیکر صاحب، فیڈرل گورنمنٹ اور یہاں اپوزیشن کے کچھ Colleagues talk shows مختلف Events اور اسمبلی کے Floor پر کھڑے ہو کر ہمارے قائدین اور ہماری پاکستان تحریک انصاف کی جمہوری گورنمنٹ کو تنقید کا نشانہ بنانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتے، ہمارے قائدین ان کو صبر و تحمل سے سنتے ہیں اور خندہ پیشانی سے ان کو Face کرتے ہیں مگر ان کا منفی رویہ، غیر جمہوری اقدامات ہمارے عزم، حوصلہ اور ہمت کو متزلزل نہیں کر سکتے۔ جناب سپیکر صاحب، سبھی جانتے ہیں کہ الزام لگانے والے یہ کون لوگ ہیں؟ یہ ہارے ہوئے لوگ ہیں، یہ Rejected لوگ ہیں، عوام نے ان کو Reject کیا ہے، فارم سینتالیس کے ذریعے یہ ہم پہ مسلط کئے گئے ہیں، یہ غیر جمہوری اور غیر آئینی لوگ جو آئین، قانون اور جمہوریت کا راگ الاپ رہے ہیں، بڑا عجیب لگتا ہے۔ جمہوریت کے نام نہاد دعویداروں سے میں پوچھنا چاہتا ہوں، یہ مجھے جواب دیں کہ کیا فیڈرل میں سترہ سیٹوں والی جماعت اس قوم پر مسلط نہیں کی گئی ہے، کیا پنجاب میں مریم نواز کی گورنمنٹ جیت گئی ہے، کیا سندھ میں جو حکومت بنی ہے، وہ جمہوری گورنمنٹ ہے؟ یہی وجہ ہے کہ ان کی ساکھ دن بدن گرتی جا رہی ہے، ان کے مقابلے میں پاکستان تحریک انصاف یا ہمارے محبوب لیڈر قائد انقلاب جناب عمران خان کا تعلق ہے تو خان صاحب ایک Celebrity ہے، ایک Role model ہے، اس ملک کی پہچان ہے، سپیکر صاحب، توجہ چاہیئے، صرف پاکستان کا نہیں، پوری امت مسلمہ کا لیڈر ہے، خان صاحب کے ہوتے ہوئے ان کی سیاست ایک بند گلی میں داخل ہوئی ہے، سیاست اور کرپشن ایک ساتھ نہیں چل سکتی ہیں، میں ان دوستوں کو Remind کرنا چاہتا ہوں، یاد کروانا چاہتا ہوں کہ کچھ عرصہ قبل، کچھ عرصہ پہلے پاکستان تحریک انصاف اور پاکستان مسلم لیگ نواز کے قائدین، لیڈر ایک دوسرے کو، جناب سپیکر صاحب! ذرہ توجہ چاہیئے، کچھ عرصہ قبل پیپلز پارٹی اور پاکستان تحریک انصاف، نواز کے قائدین، لیڈرز ایک دوسرے کو سڑکوں پر گھسیٹنے کی بھڑکیں مارتے، ایک دوسرے پر کرپشن کے الزامات لگاتے، ایک دوسرے کو چور اور ڈاکو کہتے لیکن بعد میں ان کی پینگیں اس قدر بڑھ گئیں کہ ایک دوسرے پر اب جانیں نچھاور کرنے کو تیار ہیں، بلکہ ایک دوسرے کو حب الوطنی

کے سرٹیفکیٹ دے رہے ہیں۔ جہاں تک ان کا آپس میں Alliance کا تعلق ہے تو بالکل فطری اتحاد ہے کیونکہ ان کی سوچ، فکر حتیٰ کہ غرض مشترک ہے، یہ ایک کشتی کے سواری ہیں، کچھ Political شخصیات ہیں جن کے بارے میں بات کرنا، رائے قائم کرنا، لب کشائی کرنا وقت کے ضیاع کے سوا کچھ نہیں، یہ وہ لوگ ہیں جن کی تاریخ کرپشن سے بھری پڑی ہے، یہ وہ لوگ ہیں جو ملک کی سیاست پر ایک بدنما داغ ہیں، یہ وہ لوگ ہیں جو ملک کی تاریخ کا سیاہ باب ہیں، بہت جلد ان کی تاریخ، ان کی سیاست ختم ہونے کو ہے۔ جناب سپیکر، یہ لوگ، یہ شخصیات فراڈ، دھوکہ دہی، ضمیر خریدنے، آڈیو ٹیپ کرنے اس میں خاصی مہارت رکھتے ہیں، انہوں نے ملکی حالات اور واقعات کو اس حد تک پہنچائے ہیں کہ قیدی نمبر 804 کے بغیر اس کا کوئی حل نہیں ہے۔ جناب سپیکر، دس اکتوبر کو فیڈرل گورنمنٹ نے ملک اور قوم پر آئینی ترمیم کی صورت میں جو شب خون مارا تھا، پاکستان تحریک انصاف اور جناب مولانا فضل الرحمان صاحب نے مل کر اس کو ناکام بنایا، اس پر میں مولانا فضل الرحمان صاحب کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ (تالیاں) جناب سپیکر صاحب، اگر فیڈرل گورنمنٹ اس میں کامیاب ہوتی تو میرے خیال میں اس ملک سے جمہوریت کا جنازہ نکل جاتا، فرد واحد کو مسلط کرنے کے لئے یہ آئینی ترمیم کا ڈرامہ رچایا گیا تھا، اس سے پورا ملک اور پوری قوم ایک ہیجانی کیفیت اور ذہنی کوفت سے دوچار ہوئی، جب ان کا یہ ڈرامہ فلاپ ہوا تو پھر انہوں نے ایک دن کے اندر اندر کیبنٹ سے آرڈیننس کی منظوری لی، اسی دن شام کو President of Pakistan سے Approval بھی لی، اس آرڈیننس کا واحد مقصد یہ ہے کہ یہ ناجائز گورنمنٹ اپنی مرضی، سپیکر صاحب آپ کی توجہ چاہیئے، کہ یہ ناجائز گورنمنٹ اپنی مرضی کی غیر آئینی اور غیر جمہوری فیصلے کر سکے۔ آخری بات، نواز شریف صاحب نے ایک نعرہ لگایا تھا، "ووٹ کو عزت دو" جو گذشتہ انتخابات میں اس نے ثابت کر دیا، ہمارے ایم این ایز اور ایم پی ایز جنہوں نے لاکھوں ووٹ لئے تھے، ان کو ہرایا اور ان کے ہزاروں ووٹ لینے والے کو جتوایا۔ جناب سپیکر صاحب، شکریہ، آپ کی مہربانی کہ آپ نے مجھے اتنا ٹائم دیا، Thank you very much.

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر</u>: جناب امیر فرزند خان کا مائیک On کریں۔

<u>جناب امیر فرزند خان</u>: اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب، میرا تعلق مردان سے ہے، PK-56 میرا حلقہ ہے، مردان میں یہ اعزاز مجھے حاصل ہے کہ سب سے پہلے مردان میں کنونشن میں نے منعقد کیا ہے، اس میں مروت صاحب نے شرکت کی، میرا پورے ایوان سے یہ سوال ہے کہ یہاں عوام نے ہمیں جس چیز کے لئے بھیجا ہے، ہم نے وہ کام کیا ہے یا اس کے بارے میں ہم نے سوچا ہے یا نہیں سوچا؟ ہم نے ہمیشہ ایک دوسرے پہ تنقید کی ہے، فیڈرل گورنمنٹ جس نے بنائی ہے وہ بھی طاقت ور لوگ ہیں، حالانکہ وہ سب فارم سینتالیس والے لوگ ہیں، ان کو حکومت کرنے کا کوئی حق نہیں ہے مگر بنانے والے جو ہیں وہ انہی کا قصور ہے، ان کا قصور بھی ہے مگر زیادہ قصور ان کا ہے، ہم نے نہ مہنگائی پہ اس ہاؤس میں بات کی، نہ بے روزگاری پہ اس ہاؤس میں بات کی، نہ اپنے حلقے کے مسائل پہ بات کی ہے، (تالیاں) ہم ہمیشہ ایک

دوسرے پہ تنقید کر رہے ہیں، اپوزیشن جو ہے، ان سے میں یہ سوال کر رہا ہوں کہ آپ ایمانداری سے کہہ دیں کہ یہ فارم سینتالیس والے آج حکومت میں بیٹھے ہوئے ہیں، یہ حقیقی معنوں میں حکومت کے قابل ہیں یا یہ بلاوجہ حکومت کر رہے ہیں، طاقت وروں نے بٹھایا ہے اور ان کو خوش آمد کر رہے ہیں۔ نمبر دو بات یہ ہے کہ ہمیں چاہیئے، پورے KPوالوں کو ہم نے وہ حق ادا نہیں کیا جو حق عمران خان کا ہم پہ ہے، وہ حق ہم نے ادا نہیں کیا، ہم ضرور نکلتے ہیں مگر اتنے زور سے نہیں نکلتے جو ہمیں ضرورت ہے یا جو عمران خان کا حق ہے ہم پہ، اگر ہم اسی طرح کبھی ادھر جلسہ، کبھی ادھر جلسہ اور گنتی کے لوگ نکلیں گے تو کام نہیں چلے گا، یہ چاہیئے کہ ہم KPوالے، تحریک انصاف والے تقریباً سارے پورے اپنے اپنے حلقوں سے لوگ نکالیں، دوسرے دن وہ ان شاء اللہ رہا ہونگے مگر یہ آج تک ہم نے نہیں کیا، اب آئندہ جو بھی جلسہ ہوگا یا جو بھی احتجاج ہوگا، ان سے یہ میری درخواست ہے کہ آئندہ اتنی تعداد میں ہم نکلیں گے کہ اس کا کوئی فائدہ پہنچے گا۔ باقی دوسری بات یہ ہے کہ یہ پرچے کرارہے ہیں، کسی پہ دہشت گردی کا، جنہوں نے راستے کھولے، ان سے بھی پوچھیں کہ یہ راستے کیوں بند کئے ہیں؟ ہمارے لئے کیا پنجاب میں جانا منع ہے؟ پنجاب میں ہماری Entry جو ہے، یہ منع ہے، جنہوں نے راستے بند کئے، ان کا کوئی نام ہی نہیں ہے اور جو جارہا ہے، منتیں کر رہا ہے، ان پہ پرچے ہو رہے ہیں۔ میں زیادہ باتیں نہیں کر رہا ہوں مگر جناب سپیکر صاحب، چاہیئے یہ کہ ہم اتفاق سے پورے نکلیں، پورے زور سے ہمیں نکلنا پڑے گا، تب یہ عمران خان کی رہائی ہوگی، اگر اسی طرح ہم کچھ نکلیں گے، کچھ نہیں نکلیں گے، کچھ اٹک سے واپس جائیں گے، کچھ صوابی سے واپس جائیں گے تو پھر بات نہیں بنے گی۔ یہ ہر ایم پی اے کو چاہیئے کہ پانچ پانچ سو آدمی نکالے پھر آپ دیکھیں کہ دوسرے دن کیا ہوتا ہے، دوسرے دن اس کا اثر بھی ہوگا اور سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔ باقی یہ یہاں بھی فارم سینتالیس والے بیٹھے ہوئے ہیں، وہ تو پریشان ہونگے مگر بات یہ ہے کہ فارم سینتالیس والے جنہوں نے بٹھائے ہیں، قصور ان کا ہے، جنہوں نے بٹھائے ہیں، باقی فیڈرل والے جو ہیں وہ تو تقریباً سارے فارم سینتالیس والے ہیں، ان کا تو حق ہی نہیں کہ امنڈمنٹ کریں یا کوئی ترمیم کریں کیونکہ ان کا اس چیز کا حق ہی نہیں ہے۔ میں یہ بات وضاحت سے کہہ رہا ہوں، حقیقت میں مولانا صاحب کو میں خراج تحسین پیش کر رہا ہوں، اس لئے کہ انہوں نے اس دفعہ بالکل حق صحیح اور حقیقی راستے پہ وہ ہمارے ساتھ جا رہے ہیں، میں مزید کچھ کہنا نہیں چاہ رہا ہوں، بہت شکریہ۔ بس اللہ ہم لوگوں کو توفیق دے کہ اس دفعہ جو بھی جلسہ ہوگا، لاہور میں یا پنڈی میں یا جہاں بھی ہوگا، ہم کم از کم پانچ پانچ سو آدمی ایک ایک ایم پی اے نکال لیں تو سب ٹھیک ہو جائے گا۔ والسلام۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ جی لائق خان، یہ پہلے احمد کنڈی صاحب بات کرلیں تو پھر آپ کریں۔ جناب احمد کنڈی۔

جناب احمد کنڈی: شکریہ جناب سپیکر صاحب، اچھا ہے کہ آج آپ اپنے منصب پہ دوبارہ بیٹھے ہوئے ہیں، میری اس دن بھی خواہش یہی تھی کیونکہ سپیکر جو ہوتا ہے وہ ایک غیر جانبدار کردار ادا کرتا ہے، اسمبلی کا فورم ہی اس لئے ہوتا تاکہ ادھر سے ایک رائے آئے گی، پھر ادھر سے ایک رائے آئی گی اور غیر جانبدار لوگ ہی اس کو بہتر طریقے سے اس کا فیصلہ کر سکتے ہیں۔ جو گزارشات ہوئی ہیں، بڑے کھلے دل سے ہم ان باتوں کو Accept بھی کرتے ہیں، ہم ان کے

دکھ اور درد میں برابر کے شریک بھی ہیں، میں اپنے الفاظ پہ معذرت کرتا ہوں، اگر ڈاکٹر امجد صاحب نے کہا ہے کہ بھئی یہ انہوں نے جو طعنہ دیا ہے، میں نے کوئی طعنہ نہیں دیا، میں نے تاریخ کے کچھ حقائق جو میری نظر میں حقیقت پر مبنی تھے، وہ میں نے ان کے سامنے رکھے تھے، میں نے ان کے ساتھ Agree کیا کہ بھئی! Constitution کے اوپر Implementation ہونی چاہیئے، بلکہ میں نے تو ان کو آئین کی وہ شق پڑھ کر سنائی، آرٹیکل 5 جس کے اوپر قاسم سوری صاحب نے پوری اسمبلی کو غدار قرار دے دیا تھا، ان کو یاد ہوگا، Obedience to the Constitution and law is the 1[inviolable] obligation of every citizen wherever he may be، کہنے کا مقصد یہ ہے، اس کے اوپر ہم تمام لوگ Agree ہیں لیکن جو راستہ آپ لوگوں نے اختیار کیا ہوا ہے، اس سے ہم Agree نہیں ہیں۔ میں نے ان کو 1947ء سے لے کر 2024ء تک پوری سیاسی تاریخ کی مثالیں دیں، شاید میں اپنی مثالیں سمجھانے میں ناکام رہا، میں نے ان کو مثال دی، باچا خان فخر افغان، فخر انسان نے سینتیس سال اپنی زندگی کے گزارے اور اٹھارہ سال اس ملک میں جیل برداشت کی، اپنے نظریات کی خاطر، صمد خان اچکزئی جو محمود خان اچکزئی کے والد ہیں، ان کے آج کل جو سربراہ بنے ہوئے ہیں، ان کا خیال ہے، ان کے والد نے تیس سال جیل گزاری اس ملک میں، اور آخر اس کے گھر کے اوپر حملہ ہوا، دو گرنیڈ کے ساتھ ان کی شہادت ہوئی، حسن ناصر کیمونسٹ پارٹی کا جنرل سیکرٹری تھا، جنرل ایوب کے دور میں اس کی لاش نہیں ملی، بی بی زہرہ اس کی والدہ یہاں پہ آئیں، اس کی لاش کی شناخت نہیں ہو سکی، ان لوگوں کا قصور یہ تھا؟ جو یہ یہاں پہ سیاست کرتے رہے، میں نے اپنی جماعت کی مثالیں نہیں دیں، ہمارے دو قائد شہید ہوئے، جو تیسری دنیا کے اوپر اور عالمی دنیا، عالمی افق کے اوپر اثر رکھتے تھے، اس کے باوجود بھی ہم ایک جدوجہد میں لگے رہے، اس ملک میں، آپ کو مجھ سے زیادہ علم ہے، اس ملک میں سیاست ایک تلخ تجربہ ہے، ہم ان سے گزارش یہ کرتے ہیں کہ خدارا یہ مل بیٹھ کر اس پہ کام ہوگا، جمہوریت نام ہی بات چیت کا ہے، وہ شروع ہی بات چیت سے ہوتی ہے، اختتام بھی بات چیت پہ ہوتا ہے، یہ کہتے ہیں نہیں، ہم گالیاں دیں گے، یہ کہتے ہیں ہم گنڈاسا اٹھا کر کریں گے، یہ کہتے ہیں، ہم ایک گولی کی بنیاد پہ دس گولیاں چلائیں گے، یہ جبر کے ذریعے کرنا چاہتے ہیں، یہ طاقت کے ذریعے کرنا چاہتے ہیں، میں نے ان کو نچوڑ نکال کر دیا، طاقت کا استعمال ہمیشہ چیزوں کو توڑتا ہے جبکہ مفاہمت، سمجھوتہ، بات چیت، دلیل و دلائل، مکالمہ چیزوں کو جوڑتے ہیں، یہ تاریخ سے ہمیں سبق ملتا ہے، پاکستان پیپلز پارٹی وہ واحد جماعت ہے جس نے اٹھارہویں ترمیم کے بعد اس ملک میں ڈائریکٹ مارشل لاء کا راستہ روکا، میں نے ان کو ثابت کیا، 1947ء سے لیکر 2010ء تک ہر دس سال بعد اس ملک میں مارشل لاء آیا، ہر دس سال بعد آپ تاریخ نکال لیں، میں لمبا نہیں جانا چاہتا، اٹھارہویں ترمیم جب ہم نے اپنی تمام جماعتوں کے ساتھ بیٹھ کر ہماری سادہ اکثریت اس وقت نہیں تھی، اس کے بعد ڈائریکٹ مارشل لاء آج چودہ سال ہو گئے ہیں، نہیں آیا، یہ لوگ تو خوش قسمت ہیں، یہ لوگ تو لاڈلے ہیں، آج جلسے بھی کر سکتے ہیں، ان کو ٹی وی کی Coverage بھی ملتی ہے، سوشل میڈیا کا بھی دور ہے، اس وقت پہ آپ جائیں جب لوگ کوڑے کھاتے تھے، "جیو بھٹو" کا نعرہ لگاتے تھے، ان کی کوئی خبر تشہیر نہیں ہوتی تھی، آصف علی زرداری نے بارہ

سال جیل گزاری، شہید ذوالفقار علی بھٹو کو 1977ء میں ان کو ہٹایا گیا اور 1979ء میں ان کو شہید کیا گیا، پچاس سال ان کو لگے، ہمیں اب جا کر سپریم کورٹ نے فیصلہ کیا کہ یہ ایک عدالتی قتل تھا، پچاس سال شہید ذوالفقار علی بھٹو کے کیس پہ لگے، 2010ء میں ہم نے صدارتی آرڈیننس کے ذریعے Advice مانگی، چیف جسٹس سے چودہ سال ہمیں وہ Advice نہیں ملی لیکن ہم جدوجہد کرتے رہے، ہم خاموشی سے لڑتے رہے، ہم نے خود سوزیاں کیں لیکن ہم نے کرنل شیر خان کی تنصیبات کو نہیں جلایا، ہم نے کبھی جناح ہاؤس کے اوپر حملہ نہیں کیا، ہم نے پاکستان توڑنے کی بات نہیں کی، بلکہ "پاکستان کھپے" کا نعرہ لگایا۔ جب محترمہ شہید ہوئیں جناب سپیکر، یہ تاریخی حقیقت ہے، اگر اس کو یہ چھپانا چاہتے ہیں تو چھپالیں، ہمیں ان کے دکھ درد کا احساس ہے لیکن اختلاف ان کے راستے سے ہے، یہ بات تو کرتے ہیں آئین کی حکمرانی کی، یہ بات تو کرتے ہیں قانون کی حکمرانی کی لیکن ہم ان سے اس دن بھی میں پوچھ رہا تھا، بھئی یار! یہ آئین تو پہلے آپ بتائیں، صوبائی حکومت ہیں آپ، جناب سپیکر، آپ آرٹیکل 154 آج نکال لیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: نکالیں جی۔

جناب احمد کنڈی: جس میں Council of Common Interests کا Function دیا ہوا ہے۔

"**154.**5[(1) The Council shall formulate and regulate policies in relation to matters in Part II of the Federal Legislative List and shall exercise supervision and control over related institutions.]"

اس کی آپ شق نمبر 3 پہ جائیں، آرٹیکل 154 کی 3 پہ، میں آپ کا زیادہ ٹائم نہیں ضائع کرنا چاہتا، وہ کہتی ہے کہ [(3) The Council shall meet at least once in ninety days: Provided that the Prime Minister may convene a meeting on the request of a Province on an urgent matter.] جناب سپیکر، اس غریب صوبے کا مالی اور معاشی مقدمہ CCI میں لڑا جاتا ہے، مجھے یہ بتائیں کہ کتنے دن ہو گئے ہیں جو میٹنگ نہیں ہوئی CCI کی؟ یہ آئین کی ذمہ داری ہے، جس آئین کی یہ بات کرتے ہیں، جس کی حکمرانی ہونی چاہیئے، صوبائی کابینہ تو سوئی ہوئی ہے، یہ میٹنگ کون کرے گا؟ کریں آپ جلسے جلوس، ہمیں اعتراض نہیں ہے، میں اس پہ Policy statement دینا چاہتا ہوں، کوئی بھی سیاسی جماعت جلسہ کرنا چاہتی ہو، اس کو نہیں روکنا چاہیئے لیکن خدارا جس طریقے سے آپ لوگ کرنے جا رہے ہیں، یہ تو آپ باقاعدہ ایک تشدد اور ایک فساد برپا کرنے جا رہے ہیں، یہ 154 کے اوپر یہ ایک قانونی شق ہے جس کی حکمرانی کی بات آپ کرتے ہیں، صوبائی حکومت نے کیا لیٹر لکھا ہے؟ صوبائی حکومت نے یہ میٹنگ کیوں نہیں کی؟ اگر یہ میٹنگ پرائم منسٹر نہیں Call کر رہا تو کابینہ نے کیا کیا؟ یہ آئین کی حکمرانی تب ہو گی جب اس کے اوپر عمل درآمد ہو گا، یہ سوئے ہوئے ہیں، نہ ان سے CCI میں جناب سپیکر، Net hydel profit کا مقدمہ لڑا جاتا ہے، نہ CCI میں Surplus gas کا مقدمہ لڑا جاتا ہے، نہ CCI میں ہمارے Water share کا مقدمہ لڑا جاتا ہے، نہ CCI میں ہمارے Tobacco کا مقدمہ لڑا جاتا ہے، جناب سپیکر، اس غریب صوبے کے ساتھ یہ لوگ زیادتی کر رہے ہیں، میرے فاضل بھائی نے جو بات کی، جلسے جلوس آپ کریں لیکن پیچھے تو کوئی کابینہ چھوڑ کر جائیں جو جا کر وہ CCI کے اوپر غور کرے، وہ NHP پہ بات کرے۔ سب سے سستی ترین بجلی میں بناتا ہوں، مجھے NHP نہیں ملتا، بابا آپ کم از کم کیس تو لڑیں،

میں ان کو مثال دیتا ہوں، پرویز خٹک ان کے وزیر اعلیٰ تھے 2016ء میں، وہ لڑائی بھی لڑتے تھے لیکن صوبے کے حقوق کی بات بھی کرتے تھے، 2016ء میں انہوں نے ایک بڑا تاریخی Agreement کیا تھا، NHP کے اوپر اسحاق ڈار کے دستخط تھے، خواجہ آصف کے دستخط تھے، پرویز خٹک کے دستخط تھے، ان لوگوں نے تو گنڈا سا اٹھایا ہوا ہے، روز چلو چلو اسلام آباد چلو، چلو چلو لاہور چلو، اور یہ ملے ہوئے ہیں، اس پہ بھی ہم پردہ چاک کریں گے، یہ نہ جلسے کرتے ہیں، نہ احتجاج پورا کرتے ہیں، نہ اپنے فرائض پورے کرتے ہیں۔ (تالیاں) جناب سپیکر، جس آئین کی یہ بات کرتے ہیں، اس کی حکمرانی ہونی چاہیئے، اس کا آرٹیکل 140A آپ نکال لیں، جناب سپیکر، یہ شق آپ لازمی نکالیں جس پہ اس نے کہا ہوا ہے:

"Each Province shall, by law, establish a local government system"

لفظ ہے Province

"and devolve political, administrative and financial responsibility and authority to the elected representatives of the local governments."

میں اس کابینہ سے پوچھتا ہوں جو سو گئی ہے، یہ وہی آئین ہے جس کے آپ لوگ نعرے لگا رہے ہیں، یہ اختیار کون دے گا؟ ڈھائی سال ہو گئے ہیں، چالیس ہزار نمائندے گھروں میں بیٹھے ہوئے ہیں، یہ اس آئین کی شق ہے جس کی یہ بات کرتے ہیں، تیس ہزار بلدیاتی مقامی حکومتوں کے نمائندوں کا ایک بل آیا تھا، میں نے ان کو ریکویسٹ کی، یہ لوگ چیئرمین بنانا چاہتے تھے زکوۃ اور عشر پہ، میں نے کہا خدارا یہ اختیار تو آپ ان کو دے دیں، ڈھائی سالوں سے وہ گھروں میں بیٹھے ہوئے ہیں، کوئی کام ان سے نہیں لیا جا رہا، اس میں لکھا ہوا ہے کہ آپ نے ان کو اختیار دینا ہے، انتظامی، مالی، سیاسی، انہوں نے دیا؟ بابا! آئین پہ ایسے عمل درآمد نہیں ہو سکتا، انہی لڑائیوں کی وجہ سے یہ آئین کا تعطل رہا ہے، مارشل لاء آیا ہے، کارکردگی آئین کا تحفظ کر سکتی ہے، کارکردگی، یہ یاد رکھیں، جب تک سیاسی لوگ Deliver نہیں کریں گے، کارکردگی نہیں کریں گے، یہ مداخلتیں بند نہیں ہونگی، یہ لوگ ستو پی کر سوئے ہوئے ہیں، آپ آرٹیکل 25A نکالیں

Freedom of education: "The State shall provide free and compulsory education to all children of the age of five to sixteen years"

ان کے صوبے میں پچپن لاکھ بچے آج بھی سکولوں سے باہر ہیں، کون کرے گا؟ "چلو چلو" لگے ہوئے ہیں، اسلام آباد چلو، چلو چلو لاہور چلو، او بابا! آپ کو تو ابھی یہ گیارہ سال ہونے کو ہیں، پچپن لاکھ بچے آج بھی سکولوں سے باہر ہیں، یہ آئین کہتا ہے، انہوں نے ان کو تعلیم دینی ہے، نہ یہ تعلیم دے رہے ہیں جو آئین کہتا ہے، نہ یہ بلدیاتی نمائندوں کو اختیار دے رہے ہیں جو آئین کہتا ہے، نہ یہ Net hydel profit پہ CCI کی میٹنگ بلاتے ہیں جو آئین کہتا ہے، یہ کس آئین کی بات کرتے ہیں حکمرانی کی، مجھے جواب تو دیں؟ میں آپ کو شرط سے کہتا ہوں، یہ کابینہ بیٹھی ہوئی ہے، یہ کابینہ میں آج چیلنج سے کہتا ہوں، میں کسی کی تضحیک نہیں کرنا چاہتا، یہ مجھے پانچ شقیں زبانی سنا دے کوئی ممبر، میں ان سے معافی بھی مانگوں گا اور ان سے کہوں گا کہ واقعی آپ آئین کی حکمرانی چاہتے ہیں، نہیں سنا سکتے، نہیں سنا سکتے، (تالیاں) یہ چیلنج ہے، پوری کابینہ میں سے مجھے اٹھ کر سنا دیں پانچ شقیں، آئین کی

حکمرانی وہ کر سکتے ہیں جو دل میں آئین کی قدر کرتے ہیں، جو آئین کی Understanding رکھتے ہیں، جو آئین جس کو حفظ ہو، آپ آئین کی بات کرتے ہو جو پاشا کی آشا بن کر اور جنرل فیض کی گود سے نکل کر آئے ہیں، جب تک آپ لوگوں کے مزے تھے، لاڈلے تھے تو اس وقت سب کچھ ٹھیک تھا، انہی کے دور میں ایک کرنل بیٹھ کر قومی اسمبلی کو چلاتا تھا، انہی کے دور میں ایک کرنل بیٹھ کر قومی اسمبلی چلاتا تھا، بابا! ہم نے جدوجہد کی ہے، پیپلز پارٹی جانتی ہے کہ آمروں کا راستہ کس طرح روکا ہے؟ ہم نے پرویز مشرف کو منطقی انجام تک پہنچایا، ہم نے جنرل ضیاء الحق کا مقابلہ کیا، میں پھر کہتا ہوں بابا! آئین کی حکمرانی ایسے نہیں ہو سکتی جو آپ لفظی کہیں، میں اکثر Criticize کرتا ہوں، جب یہ ریاست مدینہ کا نام نہاد نام لیتے ہیں جناب سپیکر، آپ تاریخ مجھ سے زیادہ جانتے ہیں، جنرل ضیاء الحق ہر وقت اسلام کی بات کرتا تھا، وہ شریعت کورٹ کی بات کرتا تھا، وہ Islamization کی بات کرتا تھا، آج بتائیں مجھے، اس ملک میں سب سے زیادہ نقصان ہمارے پیارے مذہب اسلام کو جنرل ضیاء الحق نے دیا، یہ وہی نام نہاد مذہب کا نام، سہارا لے کر سادہ لوگوں کو ورغلانا چاہتے ہیں، یہ کارکردگی کی بنیاد پہ نہیں آئے، یہ لوگ، یہ مظلومیت کی بنیاد پہ اس اسمبلی میں آئے ہوئے ہیں اور خوش قسمت ہیں، ہم کہتے ہیں، ہمیں ایک موقع ملا ہے، آئیں بیٹھ کر کام کریں تاکہ لوگوں کو ریلیف ملے۔ آج آپ کے امن وامان کی صورتحال کیا ہے؟ پولیس کے آرڈر پہ کون کام کرے گا؟ یہ اسمبلی کا بنیادی کام ہی لیجسلیشن اور قانون سازی ہے لیکن یہ لوگ جلسوں اور جلوسوں سے تو فارغ ہوں۔ جناب سپیکر، کیا ایک صوبے کا وزیر اعلیٰ اپنے ہاتھ میں ڈنڈا اٹھا کر شیشے توڑنا، دھمکیاں دینا، اگر آپ کی پوری پارٹی موجود ہے، آپ پارٹی سے بیان دیں، کیونکہ آپ کے پاس جو منصب ہے، اس منصب کے ساتھ یہ باتیں زیب نہیں دیتیں کیونکہ یہاں پہ کارکردگی کی بنیاد پہ آپ اداروں کی مداخلت روک سکتے ہیں، ایک گندم ان سے خریدی نہیں جاتی، سکول کے بچے باہر بیٹھے ہوئے ہیں، NHP پہ بات نہیں کر سکتے یہ لوگ، CCI کی میٹنگ یہ نہیں بلاتے اور میں نے ان کو اپنے ایک حلف کی طرف ان کی توجہ دلانا چاہتا ہوں، اس کے بعد میں Windup کرتا ہوں، آرٹیکل 65 آپ کھولیں، آرٹیکل 65 کہتا ہے_ "A person elected to a House shall not sit or vote until he has made before the House oath in the form set out in Third Schedule." یہ حلف کی اہمیت ہے، جب تک آپ آرٹیکل 65 کے نیچے حلف نہیں اٹھائیں گے تب تک آپ نہ اس اسمبلی میں بیٹھ سکتے ہیں، نہ ووٹ دے سکتے ہیں، آرٹیکل 65 کہتا کیا ہے جناب سپیکر؟ میں پورا آپ کو نہیں سناتا، میں صرف وہ بیچ والا پیراگراف آپ کو سناتا ہوں، وہ کہتا ہے:

"That, as a member of the Provincial Assembly, I will perform my functions, honestly, to the best of my ability, faithfully, in accordance with the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, the law and the rules of the Assembly, and always in the interest of the sovereignty, integrity, solidarity, well-being and prosperity of Pakistan:"

یہ آئین کی باتیں تو کرتے ہیں لیکن ان کو کہو، دو لفظ آئین کے بتا دو، یہ فارغ ہیں، یہ سارا دن "چلو چلو" پہ لگے ہوئے ہیں، کارکردگی ان کی صفر ہے، اب مجھے بتائیں، To the best of my ability، یہ حلف کہتا ہے، جس کے

اوپر آپ نے اللہ تعالیٰ سے وعدہ کیا ہوا ہے، آپ کی یہی Performance، یہی Best ability ہے، CCI کی ایک میٹنگ کے لئے صرف خط لکھنا ہے، اس پہ کوئی پیسے نہیں لگتے، اس کے اوپر کوئی وسائل نہیں لگتے لیکن آپ کو اگر اس صوبے کا درد ہو تب، نہ ان کو NHP کا پتہ ہے، نہ ان کو پانی کے وسائل کا پتہ ہے، نہ ان کو یہ پتہ ہے کہ بنجر زمین کتنی ہے؟ کیونکہ یہ سارا دن جلسے جلوسوں میں لگے ہوئے ہیں، حکومت کون کرے گا، مجھے یہ بتائیں؟ ہمیں ان کے جلسوں سے اعتراض نہیں ہے، ان کے اوپر ظلم ہوا ہے، ہمیں اس پہ بھی اعتراض نہیں ہے لیکن ہم کہتے ہیں، صوبے کی حکمرانی کون کرے گا؟ ہمیں اس طرز حکمرانی سے ان سے اختلاف ہے، جب تک کارکردگی سیاسی جماعتوں کی نہیں ہوگی، اس ملک میں مداخلتیں ہوتی رہیں گی، گو کہ وہ غلط بات ہے، آئین اجازت نہیں دیتا اس بات کی بھی لیکن ہمیں سوچنا پڑے گا، آخر ستتر سال میں کیا ہوتا رہا؟ میں تو اکثر ان بھائیوں کو کہتا ہوں، بابا! یہ پاکستان 2018ء یا 2013ء میں نہیں بنا، یہ پاکستان 1947ء میں بنا ہے، جن تجربوں سے ہم لوگ گزرے ہیں، وہ ایک حقیقت ہے، جو میں نے آپ کو بولا، یہاں پہ دختر مشرق کو شہید کر دیا گیا، صرف واحد پاکستان پیپلز پارٹی ہے جس کے دو سربراہان شہید ہوئے، لاکھوں ورکرز، مستورات اور مرد شہید ہوئے، زندانوں میں گئے لیکن اس کے باوجود ہم نے جدوجہد کی، آج بھی ہم جدوجہد پہ یقین رکھتے ہیں، یہ کہہ رہے تھے کہ بھئی یار! یہ آئینی ترمیم کیا ہے؟ جناب سپیکر، آئینی ترمیم یہ ہے، مجھے یہ بتائیں، یہ صوبائی کابینہ بیٹھی ہوئی ہے، ان کو اگر پتہ نہیں ہے تو میں ان کو بتانا چاہتا ہوں، پاکستان کی ستتر سال کی تاریخ آپ اٹھالیں عدالت کی، خیبر پختونخوا وہ بدقسمت صوبہ ہے، یہ آج میڈیا کے لوگ بھی بیٹھے ہوئے ہیں، یہ آج سن لیں، ستتر سال کی آئینی اور عدالتی تاریخ میں خیبر پختونخوا وہ واحد بدقسمت صوبہ ہے جس کا چیف جسٹس ٹوٹل کم و بیش ایک سال رہا، ستتر سال میں بنگالیوں کے ساتھ بھی یہی ہوا تھا، جب ان کے چیف جسٹس کا وقت آتا تھا تو ہم کسی اور کو لگا دیتے تھے، ان باتوں میں میں نہیں پڑتا، جسٹس منیر نے کیا کیا، جسٹس اکرم کے ساتھ کیا ہوا، حمود الرحمان کے ساتھ کیا ہوا؟ میں صرف اپنے صوبے کی بات کرتا ہوں، ستتر سال کی تاریخ میں ایک سال آپ کا Tenure ہے چیف جسٹس کا، ہم تو Constitutional courts ہمارے منشور میں ہیں، آئینی عدالتیں ہم چاہتے ہیں، ان آئینی عدالتوں میں ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہر Federating unit کا ایک Balance of power ہو، آج اگر سترہ ججز ہیں تو وہ سترہ ججز کس بنیادوں پہ ہیں؟ یہ صوبائی کابینہ کا کام ہے، یہ سوال اٹھانا چاہیئے، یہ وہ فورم ہے، وہ آبادی کی بنیاد پہ ہیں، وہ رقبے کی بنیاد پہ ہیں، وہ کیسوں کی بنیاد پہ ہیں، میری تحقیق یہ کہتی ہے، وہ ان تمام چیزوں سے بالاتر ہے، یہ کوئی خدا کا قانون تو نہیں ہے کہ ستتر سال میں خیبر پختونخوا کا چیف جسٹس صرف ایک سال رہے گا، Constitutional court میں Balance of seats ہونا چاہیئے، ہر Federating unit کے برابری کی بنیاد پر ججز ہونے چاہئیں تاکہ ہمارے وسائل کے جو کیسز جاتے ہیں سپریم کورٹ میں، سالوں سال ان کو لگ جاتے ہیں اور یہ محروم صوبہ اور غریب صوبہ متاثر ہوتا ہے۔ آج امن وامان کی یہ صورتحال ہے، کل ہمارے کچھ Diplomats وہاں سوات گئے، صوبائی حکومت کا کوئی انفارمیشن کا نمائندہ ٹی وی پہ بھی نہیں آیا کہ بھئی کیا ہوا اور کیا نہیں ہوا؟ اتنا بڑا واقعہ ہوا، دنیا ساری اس پہ بولتی رہی، ہمارے نمائندے چھپے رہے،

نہ ان کی کوئی انفارمیشن پالیسی ہے، نہ ان کی کوئی ایجوکیشن کی پالیسی ہے، نہ ان کا کوئی امن وامان کے حوالے سے کوئی Frame work ہے، میں نے تو آپ سے گزارش کی، خدارا ہم ان سے دست بستہ گزارش کرتے ہیں، خدارا اس صوبے نے آپ کو بڑی محبت سے اور بڑی مظلومیت کے نام پہ آپ کو ووٹ دیا ہے، کارکردگی کی بنیاد پہ نہیں دیا، مظلومیت کے نام پہ دیا ہے، یہ میری ذاتی رائے ہے، ہو سکتا ہے اس پہ اختلاف ہو اور ہم چاہتے ہیں، یہ جو جس طریقے سے آپ بات کرتے ہیں، ہم سنتے ہیں، ہماری باتیں آپ سنتے ہیں، یہی فورمز ہیں، یہاں پہ بیٹھ کر حل نکلے گا۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ پارلیمان کی توقیر ہو، پارلیمان بالادست ہو، اس طریقہ کار کو تھوڑا تبدیل کرنا پڑے گا۔ اس دن میں نے Appreciate کیا کہ جس طریقے سے آپ لوگ مولانا فضل الرحمان صاحب کے گھر گئے، ادھر آپ لوگوں نے ایڑیاں رگڑی ہیں، اسی طرح تمام سیاسی جماعتوں کے پاس آپ جائیں، اپنے ماضی کے گناہوں کی معافی مانگیں، سیاسی جماعتیں ہی بیٹھ کر یہاں پہ اس ملک میں حل نکالیں گی اداروں کی مداخلت کا، اگر آپ خود ٹارزن بننا چاہتے ہیں، بال آپ کی کورٹ میں ہے، بال آپ کی کورٹ میں ہے، آپ جبر سے کرنا چاہتے ہیں آپ کی مرضی، جمہوریت نام ہے بات چیت کا، جو آپ نے اور مولانا فضل الرحمان نے کیا، جو بہترین طریقہ ہے جناب سپیکر، میں یہ کہتا ہوں، جماعت اسلامی جلسے کرتی ہے، کوئی مسئلہ نہیں ہوتا، تھوڑا بہت ہوتا بھی ہے تو اس کو ہم Condemn کرتے ہیں، مولانا فضل الرحمان نے کراچی میں جلسہ کیا، لاکھوں لوگ تھے، ہم نے خود دیکھا، آپ نے بھی دیکھا ہو گا، مینار پاکستان پہ مولانا فضل الرحمان نے جلسہ کیا، وہ اپوزیشن کا نمائندہ ہے، ان کا ساتھی ہے، آج کل بڑی Love story ہے ان کی آپس میں، ہم یہ کہتے ہیں کہ بھئی اگر وہ سارے جلسے جماعت اسلامی بھی کرتی ہے، جے یو آئی بھی کرتی ہے تو مسئلہ تو آپ میں ہے، پھر تھوڑا سا اپنے رویوں کے اوپر سوچیں، اس ملک میں جمہوریت بڑی مشکلوں سے ایک Track پہ چڑھی ہے، ہمیں یہ خدشہ ہے، آپ کی صفوں کے اندر لوگ شامل ہیں جو اس جمہوریت کو Derail کرنا چاہتے ہیں، جو آپ نے ماضی میں بھی دیکھا، ابھی بھی ہے، کچھ لوگ وہ کہتے ہیں ناں:

بے وجہ تو نہیں ہے چمن کی تباہیاں
کچھ باغباں ہیں برق و شرر سے ملے ہوئے

جناب سپیکر، کہنے کا مقصد میری یہی ہے، ہم سارے چاہتے ہیں کہ آئین کی حکمرانی ہو، ہم بھی چاہتے ہیں کہ آئین کی بالادستی ہو، جس جماعت نے دو سربراہان کو شہید کیا گیا، ان کے شہادت ہوئی، عدالتی قتل ہوئے جو مانے گئے، پچاس سال بعد اتنی بڑی جدوجہد کے بعد سپریم کورٹ کا Decision آیا، ہمیں یہ کیا راستہ بتا رہے ہیں؟ ہمارے تجربے، ہم کہتے ہیں، ہماری غلطیوں سے اور ہمارے تجربوں سے آپ کچھ سیکھ لیں، اگر آپ نے اس چیز کو Track پہ لگانا ہے، مرضی ان کی ہے، جس طریقے سے یہ کرنا چاہیں، ان کے پاس اختیار ہے آج، بس میں آخر میں آپ کا بے حد مشکور اور ممنون ہوں، جس طریقے سے آپ نے ماحول بنایا ہوا ہے، یہ بات کرتے ہیں، ہم سنتے ہیں، یہ میرا خیال ہے پاکستان کی واحد اسمبلی ہے جس میں کوئی قدغن نہیں ہے کسی کو بات کرنے کی، ہم آپ کو Appreciate کرتے ہیں، آپ کو اور ڈپٹی سپیکر کو۔ آخر میں وہ غنی خان کے ایک شعر سے:

غنی پوهیږی څکه ژړیږی
څه ښه به ژوند وو چې ژوند د خر وو

شکریہ۔

جناب سپیکر: لائق خان بات کرنا چاہتے تھے تو پھر آپ، نہیں، جناب لائق محمد خان۔

جناب لائق محمد خان: شکریہ جناب سپیکر، احمد صاحب نے بڑی پر جوش تقریر کی، ہم سے بڑے سوال پوچھے، میں بھی ایک دو، تین سوال ان سے پوچھنا چاہتا ہوں، اللہ تعالیٰ نے علی امین گنڈاپور کو ڈی آئی خان میں پیدا کیا، او میرے بھائیو! او میرے دوستو! آپ کیوں اتنے اس سے خوفزدہ ہیں؟ آپ کیوں ان سے ڈر گئے ہیں؟ (تالیاں) وہ ایک مرد ہے، وہ ایک مرد کا بچہ ہے، پورے ملک کو اس نے آگے لگایا ہوا ہے، ان کو کسی بات کی فکر نہیں ہے، ہمیں کچھ بھی چیز صوبے کے لئے نہیں چاہیئے، ہمیں صرف اور صرف عمران خان چاہیئے، (تالیاں) ان شاء اللہ اللہ کے فضل سے ان کو ہم نکال کر لائیں گے۔ جناب سپیکر، کہا گیا کہ بھٹو صاحب کے ساتھ، ان کے خاندان کے ساتھ بھی بڑی زیادتیاں ہوئیں، ہم نہیں بولے لیکن ہم وہ بزدل نہیں، ہم وہ نکمے نہیں کہ ہم عمران خان کے ساتھ کوئی زیادتی کرے، ہم اپنے تن من دھن کی بازی لگائیں گے، کیوں آپ سے بھٹو پھانسی ہوا؟ اس لئے پھانسی ہوا کہ آپ بزدل تھے، آپ بول نہیں سکے، آپ ڈر گئے تھے، ہم بالکل ڈرنے والے نہیں ہیں، کسی صورت میں بھی، کسی حالت میں بھی، کسی بھی ادارے سے ہم خدا کے فضل سے نہیں ڈریں گے۔ آپ نے شہید بی بی کے جو کارنامے تھے، وہ تو ردی کی ٹوکری میں ملا دیئے، اس کی تو مٹی بول رہی ہے کہ آپ کدھر ہیں، آپ کیا کر رہے ہیں؟ سب سے بڑی بات، جب آپ کو وراثت ملی، کس کی وراثت ملی؟ شہید بی بی کی وراثت ملی، اس کے ساتھ اب کیا کھلواڑ ہو رہا ہے؟ آپ آرٹیکل فلاں اور آرٹیکل فلاں کہہ رہے ہیں، میں تو یہ کہتا ہوں کہ جس جس نے آئین کے ساتھ مذاق کیا ہے، زیادتی کی ہے الیکشنز Postponed کئے، سیٹیں نہیں دے رہے، ظلم کیا ہے، جیلوں میں ڈالا ہے، ان پہ Article six کے علاوہ پھانسی دی جائے ان کو سر عام، پھر بھی کم ہوگا۔ (تالیاں) جناب سپیکر، بات کرنا آسان ہے، کل گورنر صاحب نے پریس کانفرنس کی، کل پریس کانفرنس کی، میں نے خود سنی کہ جی، ڈی آئی خان، ہنگو، پاراچنار فلاں فلاں ضلعوں میں Law and Order کا مسئلہ ہے، او گورنر صاحب! ایف سی تو ہمارے پاس ہے، رینجرز ہمارے پاس ہیں، فوج تمہارے پاس ہے، وہ تم اس کو کیوں نہیں کہتے کہ جا کر، دو لوگ حکمران اس صوبے میں، ایک گورنر اور چیف منسٹر، تو چیف منسٹر تو رات دن لگا ہوا ہے لیکن آپ کے پاس بھی پورا سنٹر ہے، آپ کیا کر رہے ہیں، آپ سوئے ہوئے ہیں کہ جاگے ہوئے ہیں؟ یہ بتائیں، ہم پہ تو الزام آپ لگا رہے ہیں، آپ بھی "اپنی اداؤں پہ ذرا غور کریں، ہم عرض کریں گے تو شکایت ہوگی"، میرا تو اس خوش نصیب ضلع سے تعلق ہے جناب سپیکر، میں اس بات پہ جتنا بھی اپنے ضلعے کا، تورغر کے لوگوں کا شکریہ ادا کروں، کم ہے کہ ہمارے ضلع میں تینتیس ہزار ووٹ Poll ہوئے، وہاں سے میں اکیلا ممبر ہوں صوبائی اسمبلی کا، ستائیس ہزار ووٹ نواز شریف کے خلاف پڑے اور نواز شریف کو شکست دے کر ہم نے وہاں سے بھیجا۔ (تالیاں) آئیں نواز شریف کو لائیں، قرآن

پہ ہاتھ لگائیں، حلف اٹھائیں کہ آیا تم ڈاکٹر راشد سے ہارے تھے کہ نہیں ہارے تھے؟ خود اس نے اپنی شکست تسلیم کر کے وہ بیٹھ گیا ہے کنارے ہو کر، کنارے پہ، آپ کہہ رہے ہیں کہ جی وہ پیسے مل گئے IMF سے، اور پتہ نہیں کس سے یہ دیکھ لیں؟ کوئی پیسے نہیں ملے، وہ سود کے پیسے ہیں، وہ سود میں جائیں گے، پاکستان میں کسی کو ایک پائی کا بھی فائدہ نہیں ہو گا، صرف ہم پہ قرضہ آگیا ہے، ہمیں قرضہ کو ادا کرنا پڑئے گا۔ جناب سپیکر، آخر میں، بہت بڑی باتیں ہوئی ہیں، آخری بات میں آپ کو کروں کہ ممبر قومی اسمبلی بھی یہ کہہ رہا ہے، ممبر صوبائی اسمبلی بھی یہ کہہ رہا ہے، سینیٹر بھی یہ کہہ رہا ہے کہ آئین کی خلاف ورزی ہو رہی ہے، آئین کی خلاف ورزی ہوئی ہے، پینتالیس اور پینتالیس والی بات ہے، اس بات پر کوئی شک نہیں ہے، مجھے ہرا دیا گیا تھا، رات کو دو بجے لوگ آئے، ہم جگائے ہوئے تھے، ہم نے کہا نہیں ہو سکتا اس طرح، میرا آپ سے مکمل طور پر رابطہ تھا رات کو، میں نے کہا کبھی بھی نہیں ہو سکتا، گستاسپ بھی جیتے گا نواز شریف ہارے گا اور لائق خان بھی جیتے گا خدا کے فضل سے، ہم دونوں جیت گئے جناب سپیکر، باقی ہم لوگ تو چلیں گناہ گار لوگ ہیں، اللہ نہ کرے لیکن ان پہ تو ایک، ان پہ تو ایک عالم نے، بہت بڑے عالم نے جس کا نام ہے مولانا فضل الرحمان، مہر لگا دی ہے کہ غیر آئینی اور غیر قانونی حکومت چل رہی ہے۔ (تالیاں)

اب مولانا صاحب سے آگے ہم کدھر جائیں؟ ایک مولانا صاحب نے بھی کہہ دیا ہے، میرا خیال ہے ان کو شرم وحیا کرنی چاہیئے اور شرم وحیا کرتے ہوئے یہ Resign کر کے اپنے گھروں میں جائیں اور جس طرح کہ مولانا صاحب نے کہا ہے کہ الیکشن کریں، ہم الیکشن کے لئے ان کا ساتھ ہر جگہ پہ ہر موقع پہ تیار ہیں ان شاء اللہ، سب کہیں ان شاء اللہ، ان شاء اللہ عمران خان سرخرو ہو گا، عمران خان سرخرو ہو گا ان شاء اللہ خدا کے فضل سے۔

جناب سپیکر: ادھر سے کسی کو موقع دے دیں ناں، پھر آپ ادھر سے بولیں، ریاض خان کا مائیک On کریں۔

جناب محمد ریاض: اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ۔ رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ۔ وَ یَسِّرْ لِیْۤ اَمْرِیْ۔ وَ احْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ۔ یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ۔ د وخت را کولو او دلته د آئین او د اسټبلیشمنټ خلاف جهګړه شروع ده خو زه به سپیکر صاحب، د خپلې کرمې حالات لږ بیان کړم چې هلته مسلسل جهګړه روانه ده او دلته په لیډرانو پسې خبرې کیږی خو زه مجبوره یم، د خپلې حلقې او د خپل کرمې آواز چې اوچت کړم. دوه میاشتې مخکښې په کرمه کښې یوه جهګړه روانه وه، دا ایوان ما دې نه خبر کړے وو خو چونکه مسلسل هلته کښې حالات خراب وو، دوه میاشتې مسلسل 20 ستمبر نه واخله 27 ستمبر پورې اته ورځې مسلسل هغه جهګړه روانه وه، دوه میاشتې مخکښې په هغې کښې څلور پنځوس ځوانان ضائع شول او 200 کسان زخمیان شول. دا اوس چې کومه جهګړه وه، په دیکښې شپږ څلویښت کسان لاړل ضائع شول او شپیته کسان په دیکښې زخمیان شول. جناب سپیکر صاحب، هغه جهګړه نن ورځ ولاړه ده او نن روډونه کهلاؤ شو خو هغه پلاران چې د هغوی ځامن مړه شول، هغه میئندې چې هغه بورې شوې، هغه خوئیندې چې هغه کونډې شوې او بچی ئے یتیمان شول، په هغې کښې اوس هم سوګ دے، نور امن

راغلو خو هغه امن صرف او صرف د دې دپاره دے ، که هغه لس ورځې وی، که هغه میاشت وی، که هغه دوه میاشتې وی، دا بل جنګ تیاروی، زه به په دیکښې مخکښې روان شم چې زما Colleague د کرمې حلقې نه منتخب نمائنده ګیله کړې وه چې په تیر دوه میاشتو کښې مخکښې کومه جهګړه وه، په هغې کښې ما د یو حلقې، ټوله حلقه باندې د دهشت ګردئ Label لګولے وو، بالکل داسې نه ده، ما هغه خلقو باندې د دهشت ګردئ Label او نه ما ډیمانډ کړے وو چې هغې باندې دې ATA 7 او د دهشت ګردئ FIR کټ شی چې Ninety percent نه واخله Ninety five percent خلق امن غواړی او دا Five percent یا Ten percent د هغوی په شا باندې د چا لاس دے۔ هغې کښې څلور تنظیمونه دی، زینبیون، فاطمیون، مهدی ملیشا او حزب الله، جناب سپیکر صاحب، دا په کورمه کښې تنظیمونه دی، تیر شوی جنګ کښې په دې باندې ایران بیان ورکړے وو، زما په کورمه کښې غیر ملکی لاسونه لګیا دی او د دهشت ګرد ګروپونو ته Support ورکوی، په هغې کښې دغه څلورو ګروپونو درې زرو نه واخله څلور زره خلق Train کړی دی، د بزلون بوشهره چې ما تیر ځل دلته کښې یاد کړے وه چې دوه نیم سوه کورونو نه واخله درې سوه کورونو باندې مشتمل اهل سنت کلے په هغې کښې موجود دے ، شپږ طرفو نه په هغې باندې Attack کیږی لګیا وی، په هغې کښې چې کوم چا Attack کړے وو، ما هغه خلقو ته دهشت ګرد په دې نه دی وئیلی چې هغه ډائریکټ دهشت ګرد دی، ما وئیل چې دې ایوان نه دې کمیټی جوړه کړے شی، د هغې Data دې راواغستې شی خو زه افسوس کوم چې هغې دپاره څه کمیټی جوړه نه شوه، ډیمانډ کوم چې هغې ته کمیټی جوړه شی، آیا دا خلق د دوه کورونو خلق وو که یا د هغه ګروپونو خلق وو چې دوئ باندې ئے Attack کړے وو، لشکر کشی ئے کړې وه او بل سپیکر صاحب، دا ګیله ئے کړې وه چې خپلې حلقې ته محدود کیدل جناب سپیکر صاحب، کرمه زما ده، زه د کورمې بچے یم، زه د کرمې باشنده یم، زما په کرمه کښې کار شته، زما په دې صوبه کښې کار شته، ولې چې زه د دې صوبې د دې ایوان ممبر یم، زه به څنګه خپلې حلقې ته محدود کیږم، هاں که چرته دا سیاسی خبره وی، زه به خپلې حلقې ته محدود شوے وے خو چونکه کرمه زما ده، داسې خلق چې ما اووئیل چې بیرونی لاسونه دی پکښې، زما صوبې نه علاوه بلې صوبې نه ګلګت نه راغلی دی او زما په کرمه کښې 2007ء نه واخله 2012ء پورې چې زما درې شپیته کلی وران شوی دی، دوه پنځوس کلی اوس هم پارا چنار کښې داسې پراته دی او مسمار کړی شوی دی، هغه خلق بې کوره دی، په اسلام آباد کښې، که څوک لږ مالدار وی، په اسلام آباد کښې پراته دی، څوک په مانسهره کښې پراته دی، څوک په ایبټ آباد کښې پراته دی، هیڅوک د هغوی تپوس نه کوی او دلته کښې خبرې کیږی، ایران میزائیل ورکوی، ډرون ئے ورکړی دی، زما

ریاست نه دا ګیله ده چې دلته هغه څه وائی۔ "چې رشتیا را رسیږی د روغو به کلی وران کړی وی"، زمونږ کلی خوئے وران کړل، څوک ئے تپوس نه کوی او دلته کښې راشی، د بل ځائې نه ګلګت نه Migrate شی او دلته کښې ماته به خبرې کوی، زما د کرمې هغه څلور لکهو خلقو نه ګیله ده چې داسې خلق ولې په خپل دومره ځائې کښې کس نشته چې هغه Select کړی او رااولیږی دلته اسمبلئی ته؟ جناب سپیکر صاحب، 2007ء نه واخله 2012ء پورې زما درې زره خلق مړه شوی دی، اووه زره کسان په هغې کښې زخمیان شوی دی، هغه بچی اوس هم یتیمان دی، څوک ئے تپوس نه کوی، د هغوی پلاران چې مړه شوی دی، هغه میائندې هغه خوئیندې کنډې دی، سوالونه کوی، په پیښنور کښې، په اسلام آباد کښې، په داسې علاقو کښې چې هغوی د خپلو بچو د رزق دپاره څه پیدا کړی او زما هغه دوه پنځوس کلی اوس هم وران پراته دی۔ دلته د هغې سپریم لیډر چې د څلورو تنظیمونو هغه مشری کوله، د هغه دلته کښې مثالونه ورکولے شی، اوس هم ګلګت نه راغلی کسان عالم آغا رضوی وائی چې د ګلګت هر یو بچی بچی دپاره د جهګړې دپاره، د لانجو دپاره، د دغه دپاره تیار دی۔ آخر زما دغه ادارو نه، د آرمی نه چې هر یو سړے دلته ګیله کوی چې مونږه ئے برباد کړو، مونږ باندې ئے آپریشنې اوکړې، زه غواړم چې ما باندې آپریشن اوشی، زه غواړم چې ما نه اسلحه ټوله شی، زه غواړم چې مانه راکټ لانچرې اوچتې کړے شی، زه غواړم چې کوم Drone راځی بیرونی ملک نه، چې هغه ټارګټ کړے شی، زه غواړم چې هغه ټولې اسلحې اوچتې کړے شی، زه هم غواړم چې زما بچی چې دوباره یتیمان نه شی، زه هم غواړم د خپلو بچو مستقبل، زه هم غواړم امن، دا زړه مو داسې چوی چې زه ګورم، زما په کرمه کښې څه روان دی؟ اسټیبلشمنټ او څومره ادارې او دا حکومت دا ټول تماشه کوی، زه پخپله تلے ووم، د امن جهنډا مو اوچته کړې ده، ما باندې فائرونه شوی دی خو ما کوشش کړے دے هغه جنګ ما بند کړے دے، الحمدلله دا نن چې امن د یو ورځ دپاره راغلے دے دا ما جهنډا اوچته کړې ده خو څوک صرف په Floor باندې دلته خبرې کوی او هلته کښې د پیټرولو کردار ادا کوی۔ دې ایوان نه زما دا مطالبه ده چې زما دا بچی دې نور مه یتیمان کوئ، زه حکومت ته دغه ایوان ته سوال کوم، زاری کوم، منت کوم چې خدائے دپاره زما په کرمې باندې رحم اوکړی او زما بچی نور مه یتیمان کوئ، توجه دې ور کړے شی، وائی جرګې نه کیږی، جرګې کیږی، لس بجې شروع شی، شپږ بجې ختم شی، د هغې به یو مثال درکړم، وائی چې په یو کلی کښې دله ګان ډیر شوی وو، مابنام ورته اتفاق اوشو چې دا دله ګان به سبا نهه لس بجې اوباسو د کلی نه، خو چې سبا لس بجې شوې نو ټولو نه مخکښې هغه دله ګانو ډنډې راغستې وې، چې کله په جرګې کښې سپریم لیډرز ناست وی، دا فنډنګ ورکولو والا کسان ناست وی، خاورې به هغه جرګه

جوړه شی او هغه علاقه کښې به امن راولی۔ او بل زه به یو بل متل اوکړم، کهاوت دے ، وائی چې یو علاقې کښې یو بادشاه مړشوے وو، بادشاه وو، مخکښې به پخوا چې خلق به کښیناستل یو کس به ئے کښینولو چې دا بادشاه دے ، نو هغوی په خپلو کښې جوړیدل نه، چې نه جوړیدل، وائی چې په دې لار باندې چې څوک راشی هغه به زمونږه بادشاه وی، چې هغه یو کس راغلو، یو ورسره لکړه وه او یو ورسره څادر وو او یو ورسره خر وو۔ سپیکر صاحب! توجه لږه غواړم، نو دا ورسره وو، خلقو رااونیولو چې ته زمونږ بادشاه شوې مبارک شه، هغه وائی چې زما به هره یو خبره منلې کیږی، وائی چې بالکل ښه، چې ښه داسې چل اوکړئ حلوه پخه کړئ، په دې په ټولې بادشاهئی کښې خلقو ته ورکړئ، حلوه ئے پخه کړه، نزدے یو ملک وو ورسره، هغه حمله پرې اوکړه، بارډر ئے ترینه اونیولو، چې کله بارډر ترې اونیولوتر، نو بادشاه سلامت ته خلق راغلل، مونږ نه ئے بارډر اونیولو فلانی بادشاهئ والا، هغه ورته وائی چې حلوه پخه کړئ، بیا راغلو نیمه بادشاهی ئے ترینه اونیوله، چې کله نیمه بادشاهی، چې بادشاه سلامت! نیمه بادشاهی ئے اونیوله، وائی چې حلوه پخه کړئ، آخر راغلو محل ته، چې محل ئے اونیولو، وائی چې قبضه ئے کړو درنه تخت، بیا ورته وائی چې حلوه به پخه شی؟ د حلوه ټائم نشته، وائی چې ښه ما ته خپله لکړه راکړئ او خپل څادر راکړئ، هغه خر خو پکښې لاړو، زه درنه لاړم، زما د کرمې مثال هم دا دے سپیکر صاحب، کلکت نه خلق راشی، ایران نه خلق راشی، ما دلته کښې ټارګټ کوی، زما هغه خلق تباه کوی، که هغه شیعه دے که هغه سنی دے۔ سپیکر صاحب، مخکښې به سیدان وو په کرمه کښې، پیران وو په پارا چنار کښې، مونږه هم منو، چې کله د هغوی په لاس کښې به د کرمې اقتدار وو، هغه مشری به وه، په کرمه کښې به امن وو، هغه سید او طوری، هغوی هم بیرونی لاسونو باندې هغوی سائډ ته کړلے شو، خپلې ایجنډې کښې هغه دی کامیابیږی، زه دې ریاست نه سوال کوم، زاری کوم، منت کوم چې خدائے دپاره زما په کرمې باندې رحم اوکړئ چې نور کلی وران نه شی، نور بچې یتیمان نه شی، نورې قبضې اونه لګولے شی۔ د Land settlement دپاره خبره کیږی سپیکر صاحب، زه دا هم په دې کښې Add کوم چې زما سنټرل کرم، هغه دا بار بار وائی چې ما انګریز تښتولے دے ، ما انګریز نه دے منلے ، په ټول پاکستان کښې صرف پارا چنار دے چې هغې انګریزان پخپله رابللی وو، رواج کرم جوړ شوے دے او ورسره څه Land settlement راتیر شوے دے ، هغه بارډر زه پخپله د لوئر کرم یم، کرم درې تحصیله دے ، درې سب ډویژن دی، لوئر کرم، اپر کرم، سنټرل کرم، په دې درې واړو کښې زه د لوئر او د اپر یم، په دې دواړو کښې لږ ډیر هغه کوم کاغذات مال جوړ شوی دی، هغه شته خو د سنټرل کرم د لوئر سره او اپر کرم سره بارډر دے ، د هغې دپاره تاسو نه مخکښې ما غوښتنه کړې وه

او ما يو قرارداد جمع کړے دے، مری معاهده، دواړو ته هغه قابل قبول وه چې هغې باندې عمل اوشی او ورسره ورسره دې ته يو ټيم جوړ کړے شی چې زما دا مسئلې ختم شی، نن ورځ دا زما په کرمه کښې جهګړې شروع دی، ما پخپله وئيلی دی چې دا د زمکې جهګړې دی خو زه خپله خبره واپس اخلم، زما مور حضرت عائشه رضی الله تعالیٰ عنها په شان کښې ګستاخی کيږی، حضرت عمرؓ په شان کښې ګستاخی کيږی، شان صحابه په شان کښې ګستاخی کيږی او زما اداری ټولې خاموش دی، زه تانه او دې ايون نه دا ډيمانډ کوم چې يو قرارداد دې پاس کړے شی، خاص کر د کرمې دپاره چې هغه اهل بيت او د صحابه کرام په شان کښې کومه ګستاخی کيږی، د هغې دپاره يو ترتيب وار يو هغه جوړ کړے شی چې هغه ته د قتل سزا ورکولے شی۔ زه ډير افسوس کوم، زه خپل تقرير Windup کوم خو دا صرف يو تقرير نه دے، دا د کرمې د بچی بچی د زړه آواز دے۔ زه ستاسو شکريه ادا کوم، د وخت د راکولو او ډيره مننه، خوشحاله او آباد اوسئ۔

جناب سپیکر: اپوزیشن میں سے شاہجہاں یوسف صاحب بات کریں گے۔ جناب شاہجہاں یوسف صاحب کا مائیک On کریں، آج کورم پورا ہے، تم کیا بات کرو گے؟

(قہقہے)

سردار شاہجہاں یوسف: کورم پورا ہے، وہ تو بات ہے۔ شکریہ جناب سپیکر، میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے بلایا۔ میں کافی دنوں سے یہ سن رہا ہوں اور لاء اینڈ آرڈر پہ جو بحث ہو رہی ہے۔ سب سے پہلے بات یہ ہے کہ اس ہاؤس میں ایک اچھی بات ہے کہ لاء اینڈ آرڈر پہ بحث ہو اور اس پہ ہمارے جو ممبران ہیں، وہ سیر حاصل بحث بھی کریں، اس کے ساتھ ساتھ پھر اس پہ عمل بھی ہو۔ مجھ سے پہلے ہمارے Colleagues نے بات کی، Constitution پہ بات بھی کی، لاء اینڈ آرڈر پہ بھی بات کی اور Criticism بھی ہوئی، بہت سی باتیں ہوئیں، میری گزارش ہو گی، ایک بات تو یہ ہے کہ آپ نے رولنگ دی کہ کسی کو برے نام سے پکاریں تو اس کو پکارا جا سکتا ہے، میرے خیال میں اخلاقی لحاظ سے ہمیں تھوڑا سا اس پہ ذرا غور کرنا چاہیئے، میں اس پہ وہ نہیں کہتا لیکن جو لوگ بالکل۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں نے رولنگ نہیں دی، میں نے یہ کہا کہ میں حذف نہیں کرونگا۔

سردار شاہجہاں یوسف: اچھا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اگر کوئی بات کرتا ہے تو اسے خود اس چیز کا احساس ہونا چاہیئے کہ میں کیا کہہ رہا ہوں۔

سردار شاہجہاں یوسف: بس کچھ یہی رولنگ میں چاہتا تھا کہ ایک احساس ہونا چاہیئے کہ ہم یہاں پہ ممبرز آف پارلیمنٹ ہیں، عوام کی نمائندگی کرتے ہیں اور عوام کی طرف سے آئے ہیں، ہمیں احساس ہو کہ جو شخص یہاں پہ اپنے آپ کو Defend نہیں کر سکتا تو اس حوالے سے Constitution جو ہمیں اجازت دیتا ہے، اس کے مطابق اگر ہم

بات کریں تو وہ بہتر ہو گی۔ بہر حال ہم ان کا قصور بھی نہیں سمجھتے کیونکہ Recently کل کا دن تھا، بڑا مشکل دن تھا، وہ ہمارے ممبران کے ساتھ جو پنجاب میں گئے تو وہاں پنجاب میں جو کچھ ہوا، بات حقیقت میں یہ ہے کہ کسی صوبے میں اگر امن وامان کی بات آئے گی، میرے اپنے صوبے میں اگر یہاں پہ امن کی بات آتی ہے، گورنمنٹ کا کوئی بھی چیف منسٹر یا کوئی بھی جماعت وہاں پہ کوئی یلغار کرے گی تو وہاں امن وامان کے لئے پولیس فورس آئے گی، ہم اس کو Condemn ضرور کرتے ہیں لیکن لاء اینڈ آرڈر کی جو سیچویشن ہے، اس وقت ملک کے جو حالات ہیں، ہمارے یہاں پہ Colleagues نے جو بات کی، حتیٰ کہ میں کچھ سمجھ سکا، کیونکہ وہ پشتو میں بول رہے تھے، ہم ہندکو والے لوگ ہیں، گوجری زبان، باقی زبانوں والے لوگ ہیں، ہم اردو سمجھتے ہیں، پشتو تھوڑی تھوڑی سمجھتے ہیں لیکن اس کے باوجود انہوں نے دکھ بری داستان ہماری South کی سنائی تو یہ Prime responsibility کس کی بنتی ہے؟ یہ ہماری Responsibility بنتی ہے، اس حکومت کی Responsibility بنتی ہے لیکن میں نے ایک بات یہاں پہ سنی، بار بار سنتے ہیں کہ ہماری ٹریژری بنچز سے جو بھی اٹھتا ہے، وہ اپوزیشن کے لوگوں پہ تنقید کرتا ہے، آپ بات کر سکتے ہیں، فیڈرل گورنمنٹ کے بارے میں، معاملات کے بارے میں بات کر سکتے ہیں لیکن آپ اپنے آپ کو نہ بھولیں کہ آپ گورنمنٹ ہیں، آپ کے پاس اختیارات ہیں، آپ نے اس ملک، اس صوبے کی جو پالیسی بنانی ہے، آپ صوبے کی پالیسیز بنائیں، اس صوبے کے امن وامان کو دیکھیں، اس صوبے کے بچوں کو جو سکول نہیں جا سکے، ان کو سکول تک پہنچائیں اور پھر اس کے ساتھ ساتھ آپ ان ہاسپیٹلز کا خیال کریں، آج بارہ سال ہو چکے ہیں کہ آپ کی حکومت ہے یہاں پہ، ان بارہ سالوں میں ہماری جو انسانی زندگی ہے، اگر ایجوکیشن کی بات کریں تو بارہ سال ہی ایجوکیشن کی Awareness کے ہوتے ہیں، تعلیم بارہ سال تک بندہ کرتا ہے، اس کے بعد Awareness آجاتی ہے، پھر اس کے بعد Professional life یا Professional education شروع ہو جاتی ہے لیکن ان بارہ سالوں میں بھی اگر آپ کو گلہ ہے، آپ کو بار بار یہی بات آتی ہے کہ آپ کے پاس اختیارات نہیں تو پھر کس کے پاس اختیارات ہونگے؟ یہ آپ کا اختیار بھی ہے، آپ کو مینڈیٹ ملا بھی ہے، اس مینڈیٹ کا جواب بھی آپ نے دینا ہے، یہاں پہ آپ اگر کتنی بار، ایک بار نہیں سو بار بھی بات کریں، میرے Colleagues کچھ بات کرتے ہیں کہ ہم یہاں پہ ایسے ہیں کہ جیسے کوئی کھمبا بھی کھڑا کر دیا جاتا تو وہ جیت جاتا، یہ ایک Wave چلی ہے، ہر Wave کا ایک وقت ہوتا ہے، 1947ء سے آج ستتر سال ہو چکے ہیں، یہاں پہ مختلف Waves آئیں، مختلف لوگ آئے، تاریخ نے بھی مختلف سکھائے، تاریخ کے حوالے سے اگر بات کریں تو یورپ میں بھی بڑی تاریخیں آئیں، آپ نازی ازم کو اگر دیکھ لیں تو وہاں پہ وہ لوگ آج بھی یورپ کے باقی لوگوں کے ساتھ جو سلوک کرتے ہیں، جو ان کی Thinking ہے، آج سے تقریباً چھ ہزار سال پہلے ان کے ساتھ ان کے جو حالات تھے، پھر اس کے بعد آج اگر آپ ان کو دیکھیں تو یہ Waves چلتی رہیں گی لیکن سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اس ہاؤس میں بیٹھے ہم اگر نمائندگی کی بات کریں گے تو کل جب ہم اپنے حلقوں میں جائیں، ہم سے عوام یہی پوچھتے ہیں، میں نے یہاں پہ آکر یہ دیکھا کہ صوبائی اسمبلی میں ممبر پراونشل اسمبلی بن کر ہمارے بہت سے نمائندوں نے یہاں پہ بات کی، ہم انقلاب لاتے ہیں، انقلاب لانا چاہتے

ہیں، تبدیلی لانا چاہتے ہیں لیکن اصل تبدیلی وہ ہو گی، ٹرانسفرز / پوسٹنگز سے تبدیلی نہیں ہوتی، ملازمین کے اکھاڑ بچھاڑ سے تبدیلی نہیں ہو گی لیکن ایک بات ضرور آپ نے کی ہے، خاص کر اس حکومت نے کہ اپنے ممبران کو ٹرانسفرز / پوسٹنگز سے نکال کر ٹرانسپورٹ پہ لگادیا ہے کہ آج یہاں پہ جلسہ کرنا ہے، ٹرانسپورٹ کا انتظام کرنا ہے، آج یہاں پہ لاہور میں جلسہ ہو گا، پنڈی میں جلسہ ہو گا، تو ممبران کا کام یہی ہے کہ وہ لوگوں کو ٹرانسپورٹ کرتے رہتے ہیں لیکن کچھ باتیں جو میں یہاں پہ گوش گزار کرنا چاہتا ہوں، کچھ باتیں ٹریژری کی طرف سے ہوئیں کہ 2024ء میں جو الیکشن ہوا، اس الیکشن میں فارم پینتالیس اور سینتالیس کا تو بار بار ذکر کرتے رہتے ہیں، ذکر آتا رہتا ہے، اللہ کے فضل و کرم سے فارم پینتالیس میں بھی ہم جیت کر آئے، فارم سینتالیس میں بھی ہم جیت کر آئے، فارم انچاس میں بھی ہم جیت کر آئے (تالیاں) وہاں پہ بڑی Scrutiny ہوئی، ایک ایک ووٹ کو دیکھا گیا لیکن میں یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ Blame یہ کیا جاتا ہے کہ جس وقت فیڈرل گورنمنٹ میاں شہباز صاحب کی بنی تھی ایک سال کے لئے، تو اس وقت انہوں نے الیکشنز ٹائم پہ نہیں کروائے، آپ کی بات بالکل ٹھیک ہے کہ اس وقت الیکشنز نہیں ہوئے، ٹائم پہ نہیں ہوئے لیکن یہ Prime responsibility کس کی تھی کہ اس ملک میں Census کروایا جائے؟ چار سال تک آپ کی حکومت رہی، ان چار سالوں میں کیا Census نہیں کروایا جا سکتا تھا؟ اس وقت اگر آپ Census کروا دیتے تو الیکشن بالکل ٹائم پہ ہو جاتا لیکن اس وقت Census نہیں ہوا، جس کی وجہ سے نہ الیکشنز ٹائم پہ ہوئے، جو جیسے تیسے بھی ہوا لیکن الیکشن ہو گیا، اس بعد آج ایک Legitimate اور مینڈیٹ کے ساتھ فیڈرل گورنمنٹ الحمد للہ ہے۔ اس کے بعد آج اگر بات کریں کہ 2022ء کے اور آج کے حالات میں جو فرق ہے تو وہ واضح فرق فیڈرل گورنمنٹ میں، دنیا میں Internationally image اور پھر اس کے ساتھ ساتھ ایک Responsible State کے حوالے سے جو بات ہے، وہ بالکل واضح نظر آ رہا ہے کہ ہم ایک Responsible State کی طرح اپنا کام بھی کر رہے ہیں، International institutions, financial institution وہ بھی اس وقت میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان کی حکومت کے اوپر اعتماد کر رہے ہیں۔ اعتماد کے ساتھ ساتھ جس پروگرام میں پاکستان اس وقت جا رہا ہے، وہ ایک خوشحالی کی طرف جا رہا ہے، جو کوئی اگر بات کرتا ہے Inflation کی، تو پاکستان مسلم لیگ جس پارٹی سے میرا تعلق ہے، انہوں نے 2012-13 سے لے کر 2018ء تک حکومت کی پاکستان میں، پاکستان کی تاریخ میں سب سے کم Inflation اگر ہوئی ہے تو اس دور میں ہوئی ہے، پاکستان کی GDP اگر بڑھی ہے تو اس دور میں بڑھی ہے، اگر پاکستان میں Foreign investment اگر آئی ہے تو اس دور میں آئی، سی پیک اگر آیا ہے تو اس دور میں آیا، لیکن میں گزشتہ دس سال میں بارہ سال میں اس صوبے میں حکومت بنی، میں اپنے حلقے یا اپنے ضلع کی جو بات کروں گا وہی Reflect کرے گی میرے پورے صوبے پہ، کہ میرا ایک ہاسپیٹل نہیں بنا میرے حلقے، میرے ضلع میں، میرا اپنا ذاتی حلقہ جو میری Constituency ہے جناب سپیکر صاحب، آپ بھی جانتے ہیں کہ وہاں پہ ایک کالج نہیں بنا اور پھر اسی طرح ہمارے نیو بالا کوٹ سٹی جو وہاں بالا کوٹ کے ہمارے یہاں پہ نمائندے بیٹھے ہوئے ہیں، نیو بالا کوٹ سٹی کا جو پرابلم تھا، Earth quake کے بعد ان لوگوں کو ان کے پلاٹس دینا تھے، وہ

Prime responsibility پر اونشل گورنمنٹ کی بنتی تھی، بنتی ہے اور بنے گی کہ ان کو Response دینا ہوگا کہ کیوں ان کو ابھی تک وہ پلاٹس نہیں دیئے گئے؟ تو یہ ساری چیزیں، اگر دیکھا جائے تو یہ بڑی ایک ذمہ داری ہے اور ان ذمہ داریوں کا جواب آپ نے دینا ہے، آپ سے کوئی نہیں پوچھے گا کہ آپ نے کتنے جلسے کئے، کتنے جلوس کئے اور کتنے جلسے کریں گے، ضرور اپنے لیڈر کو رہا کروائیں، ان سے بات کریں لیکن میں ایک بات یہ آپ سے کروں، آپ سے گزارش کروں کہ جو حالات بھی پیدا کئے ہمارے کسی لیڈر نے، ہماری پارٹی سے پرائم منسٹر یا ہماری پارٹی لیڈر نے کبھی واشنگٹن میں جاکر یہ اعلان نہیں کیا کہ میں جاکر فلاں کا AC بند کروں گا، فلاں کو جیل میں ڈالوں گا، فلاں کو جیل سے نکالوں گا اور فلاں کے لئے یہ سزائیں دوں گا، ہم نے کبھی Constitution کو اور پھر اختیارات کو جو عدلیہ کے اختیارات ہیں، اپنے پاس نہیں رکھے، آج کوئی وزیر فیڈرل میں یہ Prediction نہیں دیتا، آپ نے ہم نے دو چار سال گزارے، ان چار سالوں میں ہر ہفتے کسی نہ کسی وزیر کی Prediction آتی تو وہ Prediction آتی تھی، پیش گوئیاں دیتا تھا کہ آج ایک ہفتے کے بعد فلاں جیل میں ہوگا، ایک ہفتے کے بعد فلاں جیل میں ہوگا، اگر یہ انار کی نہیں تھی، یہ اگر ڈکٹیٹر شپ نہیں تھی تو یہ اور کیا تھا؟ آپ جمہوریت کی بات کرتے ہیں، اگر جمہوریت کی بات ہے تو جمہوریت میں تو کبھی کسی کا یہ پتہ نہیں ہوتا کہ اس کو علم ہوگا کہ وہ جیل میں جائے گا، یہ تو وہی بات آتی ہے کہ جس طرح French revolution میں ایک Character تھا جس کو Robespierre کہتے تھے اور جس کی باتیں یہ ہوتی تھیں اس ہال میں جہاں سے وہ سپیچیں کرتے تھے، اس نے صرف Louis the seventh جو تھا، French king، جس وقت اس کو Glatter میں ڈالا گیا، تو اس کے بعد جب اس نے Rule کیا، صرف پانچ سال تک اس کا Rule رہا اور ان پانچ سالوں میں وہ ہاؤس میں جاکر بار بار تقریر کرتا تھا کہ میری نظر میں فلاں شخص اس ملک کے لئے غدار ہے، اس کو فارغ کیا جائے گا، اس نے اپنے دوستوں تک اس وقت مروا دیا تھا لیکن پانچ سال بعد خود کو Glatter میں اس کو ڈالنا پڑا، تو یہ پالیسیز جو ہیں، ابھی آپ کو سیکھ جانا چاہیئے، ابھی آپ کے پاس وقت ہے، ہمارے ساتھی جو پیپلز پارٹی والے ہیں، وہ بھی بڑے امتحان سے گزرے، ہمارے ساتھ بھی، ہماری جو لیڈر شپ ہے، اس کے ساتھ بھی بڑے بڑے امتحانات ہوئے، ایک بار نہیں بار بار جمہوری سسٹم کو Derail کیا گیا لیکن اس میں سب سے بڑا کردار، میں آج بھی یہ کہتا ہوں کہ اداروں سے زیادہ ہمارے Politicians کا قصور رہے، ہمارے سیاستدانوں کا قصور ہے، ہمارا قصور رہے، آپ آج بات کریں، جس طرح مولانا فضل الرحمان صاحب کے ساتھ بیٹھے ہیں آپ بات کریں کہ آپ بیٹھیں گے پاکستان مسلم لیگ کے ساتھ، پاکستان پیپلز پارٹی کے ساتھ، اور بیٹھ کر بات کریں گے، ہم جمہوری لوگ جمہوریت کے ذریعے فیصلہ کرنا چاہتے ہیں تو پھر حق بنتا ہے، پھر بات بھی ہوتی ہے، پھر ملک بھی چلتا ہے، پھر State بھی چلتی ہے (تالیاں) لیکن جب آپ خود بات کریں، خود Involve کریں، آپ کہیں کیونکہ آپ کے ساتھ جنرل فیض حمید صاحب، میں ان کا نام نہیں لینا چاہتا تھا لیکن جب وہ نیشنل اسمبلی کے اجلاس میں ممبران کو بھی لایا کرتے تھے، اداروں سے لگوایا کرتے تھے، نیشنل اسمبلی کی اب بات ہوئی تو نیشنل اسمبلی میں ایک آفس دیا گیا تھا، پاکستان کی تاریخ میں پہلی دفعہ Secret services کو کہ وہ ممبران کی تعداد کو پورا کرے، یہ

آج بھی نہیں ہے، اس سے پہلے بھی کبھی نہیں تھا لیکن یہ اگر آپ آج بات کرتے ہیں تو ان سب چیزوں سے ہمیں سیکھنا ہے، آپ بھی سیکھ رہے ہیں، ہم بھی سیکھ رہے ہیں، ہم بھی آپ سے Learn کرتے ہیں لیکن بات یہ ہے کہ اصلی اگر جمہوریت کی بات کریں تو اصلی جمہوریت آپ ہیں، آپ کو عوام نے یہاں پہ بھیجا ہے اور عوام نے اگر آپ کو یہاں پہ بھیجا ہے تو اپنی ضروریات کے لئے بھیجا ہے، آج ہمارے سکول اگر نہیں ہیں تو اس کی ذمہ داری آپ کی ہے، میرے گاؤں میرے مختلف گاؤں میں، پہاڑی علاقوں میں وہاں پہ آج بھی بچے جو ہیں، ان کے اوپر Shelter نہیں ہے، فرنیچر نہیں ہے، ٹاٹوں پر بیٹھ کر پڑھ رہے ہیں، درختوں کے نیچے بیٹھ کر پڑھ رہے ہیں لیکن وہ کس کی ذمہ داری ہے؟ وہ پراونشل گورنمنٹ کی ذمہ داری ہے، Prime responsibility اگر آپ کی ہے، امن وامان کے ساتھ ساتھ ہیلتھ کی اور ایجوکیشن کی، ایجوکیشن کی تو یہ حالت ہے کہ ہمارا کیا Track record، اس وقت کیا کیا ہے، Ratio کیا ہے؟ لیکن اس کے ساتھ ساتھ آپ ہیلتھ کی بات، اچھی بات ہے کہ آپ نے ہیلتھ کارڈ شروع کر دیا لیکن ایک سو ساٹھ (160) سے زیادہ ارب روپے آپ ہاسپیٹلز میں جو دے رہے ہیں تو وہ کس لئے جھونک رہے ہیں؟ اگر آپ نے ہاسپیٹلز میں، ہاسپیٹل کا سٹاف، ڈاکٹرز یا ہسپتالوں کو بنایا ہے، میرا ہاسپیٹل کنگ عبداللہ ہاسپیٹل مانسہرہ میں، وہ آپ کا بھی ہے میرا بھی ہے سپیکر صاحب، آپ اور میں کسی دن خود Visit کریں گے، اس کی حالت کو دیکھ لیں کہ کیا حالت ہے وہاں پہ؟ یہ حکومت کو ترس آنا چاہیئے، کہ میں Recently وہاں پہ گیا تو وہاں پہ یہ حالت ہے کہ وہاں مریضوں کو لٹانے کے لئے ایمرجنسی میں جگہ نہیں ہوتی، تو یہ ایک Reflection ہے، ہمارے ہاسپیٹلز میں، ہسپتالوں میں، RHCs میں، BHUs میں ڈاکٹر تو ضرور ہوں گے لیکن میڈیسن نہیں ملے گی، وہاں پہ ڈاکٹر لکھ کر دے دے گا کیونکہ وہ Responsibility نہیں ہے کہ ہیلتھ کارڈ میں پیسے چلے گئے، اگر یہ چیزیں بنانی ہیں، یا تو اگر ہیلتھ کو آپ نے بنانا ہے تو ہیلتھ کو Properly privatize کر دیں، آپ اپنی ذمہ داریاں چھوڑ دیں، جس طرح باقی ذمہ داریاں، آپ نے امن میں ذمہ داری چھوڑ دی، آپ نے اسمبلی کی ذمہ داریاں آپ کہتے ہیں ہم نے چھوڑ دیں، ہمیں صرف اور صرف عمران خان صاحب کے لئے مینڈیٹ ملا ہے تو پھر آپ، پھر حکومت صرف احتجاج کرے، جس طرح بات ہوئی کہ احتجاج لیکن ہم آپ کو چھوڑیں گے نہیں، ہم یہاں پہ تعداد میں تھوڑے ہوں، زیادہ ہوں لیکن ہم آپ کے سامنے عوام کی بات، لوگوں کی بات کے لئے اپنی نمائندگی ان شاء اللہ کریں گے، کرتے رہیں گے اور اسی کے لئے ہمیں لوگوں نے بھیجا ہے (تالیاں) تاکہ ہم ان لوگوں کو سہولت دے سکیں۔ ستتر (77) سال سے اس ملک کے عوام نے بڑی سختی سے سیکھا، بڑی مشکل حالات میں، یہ حالات جو ہم یہاں پہ بیٹھے ہیں، ہم AC میں بیٹھے ہوئے ہیں یہاں ہماری یہ اسمبلی جو پچھلے ایک مہینے سے جو چل رہی ہے، یہاں پہ ہمارا اسٹاف، سیکیورٹی سٹاف والے وہاں پہ باہر بیٹھے ہوئے ہیں، ہمارے جو سیکرٹریٹ کے لوگ یہاں پہ بیٹھے ہوئے ہیں کیا We can afford this? اگر یہ صوبہ Afford نہیں کر سکتا تو پھر ہم اس کا Positive impact ڈالنا پڑے گا، ان لوگوں کے لئے ڈالنا پڑے گا، ان غریب عوام کے لئے ڈالنا پڑے گا، یہ جمہوریت کا جو سسٹم ہے، اگر جمہوریت ہے تو وہ جمہوریت عوام کے لئے ہونی چاہیئے، عوام کے حقوق کے لئے ہونی چاہیئے اور عوام کے حقوق کے لئے، جناب

سپیکر، ہمارے ساتھی نے یہاں پہ بات کی ناموس صحابہؓ کے حوالے سے، ناموس رسالت ﷺ کے حوالے سے الحمدللہ فیڈرل گورنمنٹ میں الحمدللہ ایک بل پاس بھی ہوا اور اسی طرح ناموس صحابہؓ اور اہل بیتؑ کے خلاف جو باتیں ہوتی ہیں اور اس وقت سوشل میڈیا پہ مختلف لوگ جو میں سمجھتا ہوں کچھ لوگ کم ذہنی کی وجہ سے جن کو اتنا نالج نہیں ہوتا جو اس پہ آ جاتے ہیں، تو اس کے لئے ہمیں Awareness دینا انتائی ضروری ہے کہ وہ لوگ اس میں بھی، کہ وہ لوگ اس میں بھی، دوسری بات یہ ہے کہ اس میں بڑی Strictly میرے خیال میں آپ کی طرف سے بھی رولنگ آنی چاہیئے کہ اس کو غلط استعمال نہ کیا جائے، ساتھ ساتھ جو مذہب کے حوالے سے بحث کی جاتی ہے، اس کو میں سمجھتا ہوں کہ اس سے پہلے بھی ناموس صحابہؓ اور اہل بیتؑ کے حوالے سے اس اسمبلی سے Recommendation / resolution پاس ہوئی تھی گزشتہ گورنمنٹ میں، آپ بھی اس کے نمائندے تھے، میرے والد محترم بھی تھے اس میں، پھر اس دفعہ بھی ہمیں ایک تہیہ کرنا چاہیئے جو میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے لئے اسوہ حسنہ تو ایک ہی ذات ہے، ہماری اگر لیڈرشپ ہے تو وہ ایک ہی ذات ہے، حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور پھر ان کے Colleagues خلفاء راشدینؓ، اگر حکومت کی بات کریں تو حکومتیں انہوں نے چلائیں، انہوں نے سسٹم ہمیں دیا، آج اگر Companions of Rasool`Allah (R.A) کی ہم بات کریں تو ان کے خلاف اگر کوئی بات کرتا ہے، اہل بیتؓ کے خلاف اگر کوئی بات کرتا ہے تو یہ توہین ہے، اس کے خلاف سزا ہونی چاہیئے، بھرپور طریقے سے ہم اس کی مذمت کرتے ہیں، (تالیاں) جو بھی اس کی توہین ہوتی ہے جناب سپیکر، کیونکہ ہمارے Colleagues کافی اس پہ بات کر چکے ہیں۔ آپ کا میں بہت مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا، یہ نہیں کہ ہم ایک شہر سے ہیں، باقی ساتھی بھی بات کرتے ہیں لیکن کچھ چیزیں، کچھ ایشوز ہیں جو اس صوبے سے Related ہیں، کچھ لوگ ہمارے پاس آئے، ان سکول کے حوالے سے، BECS schools اور Elementary & Secondary Education کا ایک ادارہ بنا تھا، ان لوگوں کو اٹھارہ اٹھارہ مہینوں سے تنخواہیں نہیں مل سکیں، یہ ایک بڑا ضروری ہے، اگر کوئی منسٹر صاحب نوٹ کر لیں، ہمارے ہائر ایجوکیشن کے منسٹر صاحب تو بیٹھے ہوئے ہیں، میں ان سے کہونگا کہ اس پہ یہ بات اگر ہو جائے۔ پھر اس کے بعد ایک اچھی بات تھی کہ گزشتہ گورنمنٹ، آپ کی پراونشل گورنمنٹ نے Agriculture research basis پہ کچھ ادارے بنائے تھے جو مختلف علاقوں میں Research کرتے تھے، ہمارے علاقے میں بھی تھے اور جس کا تقریباً Two hundred billion میرے خیال میں اس کا Portfolio تھا یا Two hundred million تھا، I don't know لیکن اے ڈی پی میں وہ شامل تھا، اس دفعہ اس کو نکال دیا گیا، حالانکہ انہوں نے بڑا اچھا کام کیا، اگر اس کو اس میں شامل کیا جائے تاکہ وہ کام کر سکے لیکن یہی جو ضرورت ہے، میں سمجھتا ہوں کہ ہمارا اصل مینڈیٹ بھی یہی ہے، اسی پہ بات کریں، بہر حال میں آپ کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں اور ساتھ ساتھ اس ہاؤس میں میرے جتنے بھی Colleagues ہیں جنہوں نے بڑے Patients سے ہمیں سنا بھی، بات بھی کی لیکن میری ایک بات یہ ہے کہ ہمیں دکھ ضرور ہے کہ آپ گئے، پنجاب میں پچھلی دفعہ بڑا اچھا استقبال بھی ہوا، لاہور میں آپ کو ہم نے Welcome کیا، پاکستان مسلم لیگ کی وہاں

حکومت ہے، بڑے ٹائم کے ساتھ آپ واپس بھی آ گئے، اس دفعہ بھی ہماری خواہش یہ تھی کہ وہاں پہ کوئی انتشار نہ پھیلتا لیکن آپ نے خود کہا کہ ایک گولی کوئی مارے گا تو ہم بارہ گولیاں چلائیں گے تو پھر اس کے ساتھ ایسا ہی ہو گا کہ کوئی بھی سینہ تان کر گولی نہیں لیتا، جب گولی لے کر کوئی بندہ آتا ہے، جب کوئی Aggression کے لئے کوئی آتا ہے تو اس کا جواب پھر دیا جاتا ہے، یہ State کی Prime responsibility ہے، اس Prime responsibility کو پورا کیا، بہر حال ایک بڑی اہم بات ہمارے Colleagues نے بھی کی، میری بات بھی ہے کہ صوبے کے وسائل کے حوالے سے اگر آپ بات کریں، صوبے کے وسائل کے حوالے سے اگر بات کریں تو صوبے میں آپ کی حکومت ہے، آپ نے بلدیاتی الیکشنز کروائے، بلدیاتی نمائندے منتخب ہوئے، ہمارے ضلعوں میں بھی بلدیاتی نمائندے منتخب ہوئے، آج تقریباً ڈھائی سال ہو چکے ہیں، چالیس ہزار کے لگ بھگ نمائندے بھی ہیں، پورا سٹاف بھی ان کے پاس موجود ہے لیکن کسی کو آج تک ایک پیسہ فنڈ آپ کی حکومت نہیں دے رہی، آپ کا بنایا ہوا نظام، آپ کے نمائندے، یہ ذمہ داری میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے ممبران کی، پراونشل گورنمنٹ یا مرکزی حکومت کے نمائندوں کی یہ ذمہ داری ہونی نہیں چاہیئے، یہ جو لوکل کام ہے، لوکل گورنمنٹس بننی چاہئیں اور یہ ظلم میں سمجھتا ہوں کہ اگر کسی نے کیا ہے تو وہ ہمارے Politicians نے یہ کیا ہے، جو بھی پارٹی حکومت میں آئی ہے، لوکل گورنمنٹ کبھی نہیں بنائی، اگر ڈکٹیٹرز کی بات کرتے ہیں کہ Encroachment، ڈکٹیٹرز اگر Power میں ہوتے ہیں تو ہم اپنے اختیارات میں سے، کیا اپنے اختیارات لوکل گورنمنٹ میں Grass root level پہ ہم اپنے اختیارات دیتے ہیں؟ یہ ہمیں سوچنا پڑے گا۔ پھر آپ کا اپنا بنایا ہوا لوکل گورنمنٹ کا نظام لوکل گورنمنٹ کے نمائندے جو یہاں پہ Protest کے لئے عوام کے لئے یہاں پہ آئے تو کیا ان کے ساتھ آپ نے زیادتی نہیں کی، کیا ان کا شیلنگ کے ساتھ استقبال نہیں کیا؟ یہاں ہاؤس میں، آپ کے ہاؤس کے سامنے میرا اپنا تحصیل کا جو نمائندہ تھا، ان کی آنکھوں میں آنسو میں نے دیکھے، میں نے کہا کہ جناب سپیکر صاحب کے آفس میں چلے جائیں لیکن آپ بھی یہاں پہ موجود نہیں تھے، بہر حال میں یہ گزارش کرونگا کہ وہ تو صرف اپنا حق مانگنے کے لئے آئے تھے، ان کے اوپر اگر آپ نے شیلنگ کی تو آپ تو پنجاب کو فتح کرنے کے لئے جا رہے تھے، آپ تو وہاں کے Rule of Law کو، Rule of Law جو ہے، State کی جو Power ہے یا Province کی جو Power ہے، Province کا جو امن ہے، Province کی جو سیکیورٹی ہے، اس کو Breach کر کے عمران خان کو لانے کے لئے جا رہے تھے، تو کیا آپ کا وہاں پہ کس طرح استقبال کیا جاتا؟ اس کا جواب آپ ہی دیں، بہر حال میں آپ سب کا مشکور ہوں کہ آپ نے بڑے خلوص سے سنا، بہت مہربانی، شکریہ جناب والا۔

(عصر کی اذان)

<u>جناب سپیکر</u>: قرارداد پیش، وقفہ کریں نماز کے لئے، اس کی قرارداد لے لیں پہلے، نہیں۔

<u>جناب فضل الٰہی</u>: جناب سپیکر، ۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی وزیر قانون۔

جناب آفتاب عالم آفریدی (وزیر قانون): سر، دس منٹ کا وقفہ لے لیں، اس کے بعد ہم نے بھی Reply کرنا ہے، یہ CCI کے متعلق دوسری۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: طارق خان نے بات کرنی ہے، ریحانہ اسماعیل صاحبہ نے بات کرنی ہے، دس منٹ کا وقفہ لیتے ہیں، نماز پڑھ لیں، واپس آکر پہلے ریزولیوشن لے لیں گے، پھر باقی بات کریں گے، دس منٹ کا وقفہ لیتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر اجلاس کی کارروائی ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: ریحانہ اسماعیل صاحبہ آ گئی ہیں ناں؟ بسم اللہ، پہلے آپ قرارداد پیش کرنا چاہتے ہیں؟ یہ قراردادیں ایک دو پیش کرنا چاہتے ہیں، یہ کر لیں۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: ایک منٹ دے دیں، پھر ٹائم کافی ہو گیا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، پھر آپ لوگ سپیچ کر کے۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: نہیں، زیادہ نہیں کروں گی۔

جناب سپیکر: پھر کہیں گے کورم پورا نہیں ہے، ان کو پیش کرنے دیں خیر ہے، آپ Rule relax کرا لیں۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

جناب فضل الہیٰ: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ Rule 124 کو Rule 240 کے تحت سسپنڈ کیا جائے اور مجھے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دے دی جائے۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that rule 124, under rule 240, of the Procedure and Conduct of Business Rules of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa may be suspended and allow the Member to move a resolution? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The rule is suspended.

قراردادیں

جناب فضل الہیٰ: تھینک یو جناب سپیکر، شکریہ۔ یہ بجلی والوں کو، جناب سپیکر، ہر گاہ کہ رینگ روڈ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ کوئی امنڈمنٹ نہیں ہے، قرارداد ہے۔

جناب فضل الہیٰ: ہر گاہ کہ رینگ روڈ پشاور کے ساتھ موجودہ زمین خلیل مہمند قوم کی ہے جس پر پی ڈی اے حکام غیر قانونی آپریشن کر رہے ہیں، پی ڈی اے کے ذمہ جو بقایاجات ہیں، وہ بھی ادا کئے جائیں اور مزید اگر زمین درکار ہے تو اس کا مارکیٹ ریٹ کے مطابق تعین کر کے ادائیگی کی جائے تاکہ کسی کے ساتھ ناانصافی نہ ہو۔ یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ پی ڈی اے کے ذمہ رینگ روڈ کے جو بقایاجات ہیں، وہ فوری طور پر ان کو ریلیز

کرے تاکہ خلیل مہمند قوم کو اپنا حق مل جائے۔ اس کے ساتھ آپریشن کو اس وقت تک روک دیا جائے جب تک درکار زمین کی قیمت موجود مارکیٹ کے مطابق ادا نہ کی جائے۔ جناب سپیکر، سب سے پہلے تو میں۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> بس یہ ہو گئی ناں، قرارداد آپ کی پیش ہو گئی۔

<u>جناب فضل الٰہی:</u> ایک ضروری گزارش ہے، اس میں گزارش ہے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> تو اس وقت آپ اس میں لکھ لیتے۔

<u>جناب فضل الٰہی:</u> ٹھیک ہے، میں تو سی ایم صاحب کا مشکور ہوں کہ آج انہوں نے آپریشن بند کر دیا ہے اور ساتھ ہی جو وہاں پر ڈی جی صاحب ہے، ان کو انسٹرکشن بھی جاری کر دی اور جو پریولیج ہے وہ ان شاء اللہ میں کل جمع۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> تو پھر قرارداد کیوں لا رہے ہیں؟ جب سی ایم صاحب نے۔۔۔۔۔

<u>جناب فضل الٰہی:</u> جی آپریشن بند لیکن پیسے تو نہیں ملے ناں، سی ایم صاحب نے ابھی صرف آپریشن ہی بند کیا، اس پہ شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔

<u>جناب سپیکر:</u> اچھا۔

Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

<u>Mr. Fazal Elahi:</u> Thank you.

<u>Mr. Speaker:</u> Honourable Asif Khan, to move his resolution.

آصف خان کی ہے۔

<u>Mr. Asif Khan:</u> Thank you. Resolution for renaming South Wazirstan Upper as Mehsood Tribal District: South Waziristan Upper, being part of Khyber Pakhtunkhwa, is predominantly inhabited by the Mehsood tribe which constitutes over ninety percent of the population. The current name lacks cultural relevance and does not reflect the dominant identity of the region. Therefore, this House recommends renaming (South Waziristan Upper) as the Mehsood Tribal District to provide cultural recognition and aligned with the identity of the local population. This move is consistent with the renaming of other tribal districts such as Mohmand, Bajour and Orakzai which reflect their dominant tribes. Thank you very much.

<u>Mr. Speaker:</u> Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Honourable Muhammad Riaz Khan, MPA, to move his resolution.

جناب محمد ریاض: شکریہ جناب سپیکر۔ چونکہ NADRA نے خیبر پختونخوا کے سکونتی جن کے پاس ملائشیا کی دہری شہریت ہے، ان کے شناختی کارڈ بلاک کرنے اور پندرہ یوم کے اندر حاضر ہونے کے نوٹسز جاری کر کے عمل نہ کرنے والے افراد کے پاکستانی شہری شناختی کارڈز منسوخ کرنے کا نوٹس بھی جاری کر دیا ہے جس سے خیبر پختونخوا کے اوورسیز پاکستانی جو ملائشیا میں مقیم ہیں، ان کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ خیبر پختونخوا کے عوام کے ساتھ جو اوورسیز پاکستانی ہیں، یہ زیادتی اور ناانصافی بند کی جائے اور جن کے شناختی کارڈز بلاک کئے ہوئے ہیں، جن کے پاس نیشنلٹی ہے پاکستانی، ان کے شناختی کارڈز کو فی لفور بحال کیا جائے۔ تھینک یو۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The resolution is passed unanimously.

اور تو کوئی ریزولیوشن نہیں ہے ناں؟ ٹھیک ہو گیا۔ محترمہ ریحانہ اسماعیل صاحبہ۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: شکریہ جناب سپیکر، میں آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں کہ معزز ایوان میں اتنے سارے ہمارے جو ممبران بیٹھے ہیں، ان میں خواتین کی تعداد بہت کم ہے، کم از کم ہم خواتین کو ذرا ٹائم اگر ایک دو ممبر کے بعد مل جایا کرے تو مہربانی ہو گی۔ یہاں پر کافی تقریریں ہوئیں، میں کوئی لمبی چوڑی تقریر نہیں کرنا چاہتی، ایک دو گزارشات ہیں۔ یہ اجلاس جو اداروں کے خلاف آپ باتیں کر رہے ہیں، دس ستمبر سے لے کر آج تو تیس ستمبر ہے، مسلسل ہم باتیں سن رہے ہیں اداروں کے خلاف، فیڈرل گورنمنٹ کے خلاف، یہاں پر کچھ ممبران تو اپنی تقاریر میں اتنے آگے بڑھ جاتے ہیں کہ اپنی KP government کے خلاف بہت کچھ کہہ جاتے ہیں، ان کو یہ پتہ نہیں چلتا کہ یہ گورنمنٹ کون چلا رہا ہے؟ یہ ان کی Responsibility ہے، ہمیں افسوس ہے کہ ہم یہاں پر بیٹھتے ہیں Legislation کے لئے، عوام کے مسائل کے حل کے لئے لیکن یہاں پر مجھے لگ رہا ہے کہ اس صوبے میں امن، سکھ، چین ہے، اور کوئی مسئلہ نہیں رہتا سوائے پی ٹی آئی کو جو اداروں سے تکلیف ہے، شاید وہ اس وقت ہوتی جب وہ فیضیاب ہو رہے تھے لیکن وہاں پر خاموشی تھی، آج یہ واویلا ہم سن رہے ہیں، ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے، آپ روزانہ کی بنیاد پہ تقریریں کریں، آپ بیتی سناتے رہیں جتنی آپ بیتی آپ سنا سکتے ہیں۔ یہاں پر Repeat, repeat ایک ممبر کو پانچ پانچ بار بھی موقع ملا ہے لیکن خدارا اس غریب صوبے پہ رحم کریں، اس کے مسائل کی طرف توجہ دیں، انہوں نے اگر آپ کو ووٹ دیا ہے تو ایک مقصد کے لئے، یہ ہمارا غریب صوبہ ہے، اس کے مسائل بہت زیادہ ہیں، اس کے بارے میں سوچیں، ایک آئین کے دائرہ کار میں رہتے ہوئے آپ اپنا Protest بھی کریں، احتجاج بھی کریں، ہم چاہتے ہیں کہ ہر سیاسی پارٹی کو احتجاج کا حق حاصل ہے لیکن ہم جو دیکھ رہے ہیں کہ دو صوبوں میں جو تصادم

جاری ہے، جو رسہ کشی ہے، اس میں ہمارے عوام پس رہے ہیں، اس صوبے کے نوجوان جو سڑکوں پہ نکلتے ہیں، اس سے خطرہ سب کو یہی ہے کہ آپ کی پارٹی کا جو اپنا ریکارڈ چیک کریں جو پچھلا آپ کا ریکارڈ ہے، معذرت کے ساتھ بہت کچھ عوام نے دیکھا، ابھی تک ویڈیو اسی طرح موجود ہے، اس لئے بھی حکومت شاید ان سے ڈر رہی ہے، اس لئے ان کو اس طرح اجازت نہیں ملتی، یہاں پر ہمارے ایک ممبر نے کہا کہ ہم نے گملا تک نہیں توڑا، تو جناب! ویڈیو موجود ہے، یہاں کے سی ایم صاحب خود جو ایکشن کر رہے ہیں، ان کو ایسا نہیں کرنا چاہیئے، وہ ایک اہم عہدے پہ فائز ہیں، اگر وہ ایک کا جواب دس سے دیں گے تو ہمارے عوام کہاں جائیں گے؟ یہ 28 (ستمبر) کو جو آپ نے موٹروے اور جی ٹی روڈ بند کیا ہوا تھا، بوڑھے، جوان، بچے، خواتین رل گئے، عوام کہاں جائیں گے، کہاں رونا روئیں گے؟ اگر روزانہ کی بنیاد پر آپ Call دیں گے، یہاں پر منسٹر حضرات کیا ڈیوٹی دیں گے؟ کیا اپنے ڈیپارٹمنٹ کو سنبھالیں گے جو روزانہ وہ اپنے لئے ٹرانسپورٹ کا بھی بندوبست کریں گے؟ اس صوبے پر خدارا رحم کریں، اپنے ورکرز پر رحم کریں، ان ورکروں کو ضائع نہ کریں، اس طرح رلنے نہ دیں۔ میری ایک دو گزارشات ہیں جناب سپیکر صاحب، یہ جو اجلاس بلایا گیا ہے، یہ ریکوزیشن پر بلایا گیا ہے، اس کا خواہ مخواہ ایک ایجنڈا بھی ہوگا لیکن اس ایجنڈے کو بالائے طاق رکھ کر روزانہ کی بنیاد پر ہم جو ڈسکشن سنتے ہیں، بہت صبر سے سنتے ہیں، آپ بھی دیکھتے ہیں کہ ہم یہاں بیٹھ کر سنتے ہیں لیکن اس ایجنڈے کو پلیز آپ لیں، اس کارروائی کو آپ جاری رکھیں، ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے، ہم سننے کے لئے بیٹھے ہیں لیکن پہلے اسمبلی بزنس لیں، بعد میں ہم یہاں پر دیکھیں، ہم مغرب کی اذان کے بعد بھی بیٹھے ہیں، عشاء تک بیٹھیں گے، آپ کی روداد سنیں گے لیکن اس صوبے کے مسائل جو یہاں پر بزنس کے ذریعے ہم لیکر آنا چاہ رہے ہیں، ابھی آپ نے کمیٹیاں بھی بنادی ہیں، تو کم از کم اس طرف بھی توجہ دیں، بس ہو گیا، بہت زیادہ دن ہو گئے ہیں، اس اسمبلی پر جتنا خرچہ آتا ہے، ہم بیٹھ بیٹھ کر سنتے رہے ہیں لیکن ہمارا دل دکھتا ہے کہ یہ عوام کے مسائل ہم کہاں لیکر جائیں؟ جناب، یہ میری ایک دو گزارشات تھیں یہاں سے۔

<u>جناب سپیکر</u>: میں آنریبل سینیٹر جناب دوست محمد خان صاحب کو ہاؤس میں خوش آمدید کہتا ہوں Welcome, Sir. (تالیاں) شملا بانو صاحبہ، آپ کریں گے، پھر مینا خان کریں گے، یہ طارق صاحب کر لیں، شملا بانو صاحبہ کر لیں، طارق صاحب کر لیں پھر آپ کریں۔

<u>محترمہ شملا بانو</u>: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر، آج اس Floor سے ایک اور عجیب سی بات یہ سنی کہ عوام نے ہمیں کام کے لئے ووٹ نہیں دیا، یہ میری سمجھ سے باہر ہے، پھر کس کام کے لئے ووٹ دیا؟ یہ میری سمجھ سے باہر ہے، جب امن کی بات کرتے ہیں تو میرے قائد نواز شریف نے "ضرب عضب" جو شروع کیا تھا، اس میں سیکیورٹی فورسز اور فوج نے سیاسی قیادت کے ساتھ مل کر لازوال قربانیاں دے کر اس کو کامیاب کیا تھا، دہشت گردی صوبے اور پورے ملک سے ختم ہو چکی تھی لیکن اس کے بعد جیسے ہی پی ٹی آئی کی گورنمنٹ آئی، انہوں نے جو دہشت گرد نکالے گئے تھے، ان کو واپس افغانستان سے لاکر، چالیس ہزار کے قریب ان کو جیلوں سے بھی رہا کیا، ان کو KP میں Settled کر دیا، ان کو دفاتر بھی دے دیئے، یہ جو امن کا رونا رو رہے ہیں، ایک بہت Valid

point ہے کہ اس کو پہلے دیکھیں کہ جب تک وہ Settled یہاں پر نہیں ہوئے، اس پیریڈ کو بھی دیکھیں، اس کے Settled ہونے کے بعد پیریڈ کو بھی دیکھیں، اس کے علاوہ یہ جو فارم سینتالیس، سینتالیس کرتے ہیں، یہ مجھے پینتیس پنکچر یاد آجاتے ہیں جو کہ عمران خان صاحب نے ایک بیان دیا تھا کہ پینتیس پنکچر، اس پر گانے بھی بنائے تھے لیکن خود کہا کہ نہیں وہ تو سیاسی بیان تھا، پینتیس پنکچر وہ تو میں نے ایسے ہی دے دیا، یہ فارم سینتالیس بھی ایک سیاسی بیان ہی ہے، اس میں اتنی کوئی Validity نہیں ہے۔ اس کے علاوہ یہ جو پی ڈی ایم پی ڈی ایم کرتے ہیں جناب سپیکر، پی ڈی ایم کا تو مولانا فضل الرحمان صاحب اس کے وہ لیڈر تھے، ان کے ساتھ نمازیں بھی پڑھ رہے ہیں، ان کے پیچھے جاکر، تو وہ ٹھیک ہے، سارا کچھ تو ٹھیک ہے، باقی پی ڈی ایم کی گورنمنٹ ٹھیک نہیں ہے لیکن مولانا صاحب کے پیچھے نمازیں بھی، ان کی منتیں بھی ہو رہی ہیں کہ پلیز مولانا صاحب، ہمارا ساتھ دیں۔ اس کے علاوہ جو لاہور کے جلسے میں ہوا، اس میں یہ جو Safe city cameras ہیں، ان میں دیکھا جاسکتا ہے کہ کوئی بھی پی ٹی آئی کا راستہ نہیں روکا گیا، Safe city cameras میں دیکھا جاسکتا ہے، وہاں ان کے لئے لوگ نکلے ہی نہیں، کیونکہ ان کے جو U turns ہیں، جھوٹ ہے، الزام ہے، جو فساد فتنہ ہے، ان سے لوگ تنگ آچکے ہیں، اس لئے لوگ نکلے ہی نہیں، اور جو وزیراعلیٰ بڑے بڑے دعوے کرتے تھے، وہ مویشی منڈی کا دورہ کرکے واپس آگئے، بس اس ٹائپ کا ایک دورہ ہی کیا، بہت لیٹ پہنچے وہاں پہ، چھوٹا موٹا جو جلسہ تھا، وہ بھی انہوں نے Attend نہیں کیا، یہ ان سے پوچھا جائے کہ یہ ہر دفعہ لیٹ کیوں ہو جاتے ہیں؟ یہ بھی ان سے پوچھا جانا چاہیئے۔ اس کے علاوہ یہ جو پنجاب کے عوام سوچ بھی نہیں سکتے کہ وہاں جاکر انتشار اور فساد پھیلائیں، کیونکہ وہ ہم سے، KP سے عبرت لے رہے ہیں، جو بدحالی ہمارے ہاں ہے، یہاں KP میں ہے تو پنجاب کے عوام اس پر وہ کرتے ہیں، Shudder کرتے ہیں، اس کو سوچ کر کہ پناہ مانگتے ہیں، پنجاب کو ہماری ایک وزیراعلیٰ ملی ہیں، مریم نواز شریف، ایک خادم اعلیٰ ایسی ملی ہیں کہ جو صرف عوام کا سوچتی ہیں، آپ کو پنجاب میں فیلڈ ہاسپیٹل ملیں گے، آپ کو Clinic on the wheels ملیں گی، آپ کو معذروں کے سہولت کارڈز ملیں گے، کسانوں کے لئے سہولیات ملیں گی اور Air ambulance آپ کو ملے گی، جناب سپیکر، جو دور دراز علاقے ہیں جہاں سے مریضوں کو لانے کا مسئلہ ہے، وہاں پر Air ambulance جاتی ہے، پنجاب کے عوام یہ سب کچھ چھوڑ کر مجھے نہیں لگتا کہ KP کی انتشاری، فسادی حکومت کا ساتھ دیں گے، یہاں پر پختونخوا میں ہے کیا؟ صوبہ دیوالیہ، بھڑکیں اور یہ جھوٹے دعوے، وعدے، اس کے علاوہ کرپشن دیکھیں تو خود ان کے اپنے وزیر کہہ رہے ہیں کہ کرپشن ہے، وہ پوری اماؤنٹ بھی بتا رہے ہیں کہ اتنے پیسے کرپشن، ان کے بارے میں سارے کچھ بتا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ کہتے ہیں Duffers ہیں، یہ اسٹیبلشمنٹ کے لوگوں کو Duffers کہتے ہیں، یہ کیسے Duffers ہیں؟ جناب سپیکر، 2018ء میں آر ٹی ایس بٹھا کر ان کو لیکر آئے تو پھر تو ٹھیک تھا، سارا کچھ وہ نہیں تھے اس ٹائم پر، جن کے کندھے پر بیٹھ کر یہ آئے، ان کو حکومت دلوائی، پھر 2014ء کا ان کا انتشاری، فسادی دھرنا بھی ان Duffers جن کو یہ کہتے ہیں، انہوں نے ان کو Facilitate کیا، وہ دھرنا جو 2014ء میں دھرنا دیا تھا، حکومت ان کی ایجنسیاں چلاتی تھیں، پھر بھی ٹھیک تھا، وہ Duffers نہیں تھے، حکومت تو ٹھیک تھی، سب سے جو عبرتناک بات

ہے ان کے لئے، یہ کہتے تھے جنرل باجوہ قوم کا باپ ہے، اس باپ کو انہوں نے میر جعفر، میر صادق بھی کہا، اس کو انہوں نے کہا کہ یہ جانور ہے، نیوٹرل ہو گئے، یہ جانور ہو گیا ہے، اس کے علاوہ نو (9) مئی کو جو اداروں پر حملہ آور ہوئے، نو (9) مئی کو، اس میں ان کی ویڈیوز کی Footages ہیں، Audio leaks ہیں، سارا کچھ، پھر عمران خان نے خود کہا کہ یہ میری گرفتاری کا ردعمل ہے، پھر گرفتار کریں گے تو پھر میرے کارکن نکلیں گے، اس کا یہ انکار نہیں کر سکتے کہ یہ نہیں تھے۔ اس کے علاوہ ان کو غزہ کے حالات سے بھی Compare اس دن کر رہے تھے، بہت افسوسناک ہے، یہ غزہ کے لوگوں کے ساتھ ظلم زیادتی اور مذاق ہے، ان کے ساتھ جو اسرائیل وہاں پر غزہ پر مظالم ڈھا رہا ہے، اس کی تو مثال ہی نہیں ملتی، یہ جیل سے عمران خان صاحب وہ ہر سیاسی بیان دے رہے ہیں، آج تک Condemnation نہیں آئی، اسرائیل کے مظالم کے خلاف جو غزہ میں ہو رہے ہیں تو کوئی Condemn انہوں نے نہیں کیا ابھی تک، کیونکہ اس میں یہ بات ہے کہ اسرائیل کہتا ہے کہ یہ عمران خان ہمارے حمایتی ہیں، وہ ہمیں پسند کرتے ہیں، اسرائیل کے اخبار "یروشلم پوسٹ" کے آرٹیکل میں کہا گیا ہے کہ عمران خان ہمارے حمایتی ہیں اور Time of Israel کی یہ تصدیق بھی ہے کہ عمران خان ہمارے حمایتی ہیں، ہمارے ہم خیال ہیں، ان کے ساتھ تعلقات بھی ہمارے آگے پاکستان کے ساتھ تعلقات کے لئے ایک گارنٹی ہے، یہ عمران خان صاحب کی سوچ اور عوامی رائے کو ہمارے بارے میں تبدیل کر سکتے ہیں۔ آپ کیا اسرائیل اور غزہ کی بات کرتے ہیں، پھر کہتے ہیں Absolutely Not، Absolutely Not کی بات امریکہ نے خود Deny کی کہ ایسی کوئی بات نہیں ہوئی تھی، عمران خان نے بھی کہا کہ نہیں وہ کسی دوسرے تناظر میں ہوئی تھی، انہوں نے جلدی جلدی گاڑیوں پر Absolutely Not لکھوا دیا، Absolutely Not کے کچھ عرصے بعد عمران خان نے کہا کہ نہیں، امریکہ کے ساتھ تعلقات ہم نے رکھنے ہیں، امریکہ تو بڑا اچھا ہے، اس کے بعد وہاں سے اپنے لئے قراردادیں منظور کروائیں، اپنے لئے امریکہ سے، اور وہاں پر انہوں نے Lobbying firms hire کی ہوئی ہیں جو کہ ان کے لئے کام کرتی ہیں، عمران خان کے لئے، پی ٹی آئی کے لئے، ان کی جو انتہا ہے، ملک دشمنی کی انتہا بھی ان کی دیکھیں، آئی ایم ایف کو خط لکھا کہ پاکستان کو Default ہونے دیں، اس کو وہ نہ کریں، اس کو Rescue نہ کریں، اس کو Financial support نہ دیں، بند کریں، اس کو دہشت گرد ملک Declare کریں، یہ ان کی پاکستان دشمنی کی کیا کوئی مثال آپ دے سکتے ہیں؟ اس کے علاوہ یہ عدالتوں پر بھی انگلیاں اٹھاتے ہیں، ججز کی بات کرتے ہیں، فلاں جج، یہ تو فلاں جج، ان کو اصل میں "بندیالی" عدالتوں کی عادت پڑ گئی ہے، ہم خیال جو بنچز بنتی تھیں، ان کو ان کی عادت پڑ گئی ہے، ہم خیال ججز کی عادت پڑ گئی ہے اور یہ 2018ء سے لاڈلے ہی ہیں، یہ کہتے ہیں کہ ابھی بھی لاڈلا پن ہی رہے جو 2018ء میں ان کا لاڈلا پن ملا تھا، پھر توشہ خانہ میں کہتے ہیں کہ ہمارے ساتھ مظالم ہوئے، آڈیوز موجود ہیں جن میں بشریٰ بی بی وہ جو بنی گالہ کے ملازم کو کہتی ہے کہ آپ نے توشہ خانہ سے جو سامان آتا ہے اس کی ویڈیوز آپ کیوں بنا رہے ہیں؟ ان کو بنی گالہ سے نکال دیا کہ آپ نے یہ ویڈیوز کیوں بنائیں؟ توشہ خانہ کا سامان جو بنی گالہ میں آتا ہے۔ اس کے علاوہ زلفی بخاری کے ساتھ ان کی آڈیو ہے کہ خان صاحب کی کچھ گھڑیاں بیچنی ہیں، وہ بھی سامنے ہیں، پھر دبئی کے بزنس مین

نے خانہ کعبہ کی تصویر والی گھڑی سب کو دکھائی کہ وہ "گوگی" آئی تھی دبئی، اور آکر ان کو یہ گھڑی بیچی، اس کے بعد جی، ہمارے ملک کا پہلا وزیر اعظم ہے کہ "گوگی" کو Defend کرنے پریس کانفرنس کر بیٹھے عمران خان صاحب، کہ نہیں" گوگی" تو Real estate کا بزنس کرتی ہے، وہ تو یہ اور وہ، اور پھر ہم اس پر بھی حیران ہیں کہ خان صاحب صاحب تو کہتے کٹے، مرغیاں، انڈے، بچے، بھینسیں ہیں اور "گوگی" کو Real estate کا بزنس کروا رہے ہیں، یہ تو کتنا ظلم ہے عوام کے ساتھ کہ یہ تو Double standard ہے۔ پھر ان کی اسلام آباد کی دکان میں سے، چھوٹی سی دکان سے جھوٹی رسیدیں بھی برآمد ہو گئیں اور اب یہ لوگ حدیثیں بھی پڑھ رہے ہیں، اس وقت جب یہ جنرل فیض کے فیض سے فیضیاب ہو رہے تھے تو یہ احادیث شاید اس وقت بھی پڑھتے تو اچھا بھی لگتا۔ ابھی عوام رل رہے ہیں اور ان کا اپنا رونا دھونا لگا ہوا ہے، اب کتنے دنوں سے یہ سیشن رونے دھونے میں ہی لگا ہوا ہے اور جب عمران خان کی حکومت فیڈرل میں تھی ساڑھے تین سال، تو جناب سپیکر، اس حکومت کو کیسے چلایا گیا؟ فالیں نکالی گئیں، جادو ٹونے کئے گئے اور فال نکال کر بزدار کو چیف منسٹر لگایا گیا پنجاب کا، اور مریم نواز کے لئے کہتے ہیں کہ وہ ٹک ٹاک بناتی ہیں، تو مریم نواز کا تو، مریم نواز کارکردگی پہ ٹک ٹاک بناتی ہیں، آپ کی ٹک ٹاک دیکھیں تو آپ کہیں Exercise کر رہے ہیں، کہیں پہ حملہ آور ہو رہے ہیں، تو اس کی ویڈیو بنا رہے ہیں، ٹک ٹاک بنا رہے ہیں تو جس کی کارکردگی ہوتی ہے تو وہ ہی ٹک ٹاک بھی بناتا ہے اور یہ Pushups کی جو انہوں نے ویڈیو شیئر کی تھی، ابھی کچھ عرصہ پہلے اور یہ ہمارے پختونخوا کے وزیر اعلیٰ کی کارکردگی، ادھر جلسہ، کل ادھر جلسہ، یہ کردوں گا وہ کردوں گا، جلسے ہی جلسے، سیاست میں جناب سپیکر، سیاسی میدان میں یہ مقابلے کئے جاتے ہیں، نہ تو جلسوں میں گالیاں اور تضحیک کی جاتی ہے، اب سیاست میں سیاسی میدان مقابلہ ہوتا ہے، آج تک میں نے کوئی ایسا جلسہ پی ٹی آئی کا نہیں دیکھا جس میں میں نے سنا ہو کہ ہم یہ پراجیکٹ لے کر آئے ہیں، ہم نے یہ کیا، عوام کو یہ ریلیف دیا، یہ کام کیا، صوبے کی ترقی کے لئے یہ پالیسی، آج تک میں نے ان کے منہ سے کوئی عوامی ریلیف کی کوئی بات نہیں سنی، یہ بارہ سال سے ہم یہ ہی دیکھ رہے ہیں بس جلسہ، جلسہ، مارنا، گولیاں، یہ وہ، یہ ہم سن رہے ہیں۔ تو جناب سپیکر، ہمارا حق نہیں ہے Air ambulance پہ KP کے لوگوں کا ہمارا حق نہیں ہے فیلڈ ہاسپیٹلز پہ ہمارا حق نہیں ہے، Clinic on the wheels پر ہمارا حق نہیں ہے کہ ہمیں بھی Facilities ملیں جو پنجاب کے لوگ کو مل رہی ہیں؟ ہمارا ابھی حق ہے جناب سپیکر، اسٹیبلشمنٹ کے خلاف جو بیان بازی یہاں سے ہو رہی ہے لیکن Back door ان کی منتیں، ترلے، اسٹیبلشمنٹ سے رابطے، ہم ان سے بات کریں، رؤف حسن ان کی پی ٹی آئی کے، انہوں نے خود کہا کہ ہم ہمیشہ چاہتے تھے کہ اسٹیبلشمنٹ سے بات ہو، ہم بات کرنا بھی چاہتے ہیں، یہ دوہرا معیار ہے، جناب سپیکر، بہت ہی افسوس ناک ہے ان کا دوہرا معیار، ان کو عوام مسترد کر چکا ہے، اسی فساد، فتنہ کی وجہ سے وہ دور بھی چلا گیا جب ایجنسیاں ان کے جلسوں میں لوگوں کو لے کر آتی تھیں، وہ دور بھی چلا گیا جب ایجنسیاں ان کے گراؤنڈز بھرتی تھیں، وہ چلا گیا وہ کام، پھر پنجاب کی طرف بھاگ بھاگ کر جا رہے ہیں، ان پہ حملہ، پنجاب پہ حملہ کیوں کر رہے ہیں، آپ اس کو فتح کیوں کرنا چاہتے ہیں؟ پندرہ سال سے پختونخوا کے وسائل دیکھیں، صرف جلسوں اور جلوسوں اور انتشار پہ صرف ہو رہے ہیں،

ہمیں تو کوئی Facility، عوام رو رہے ہیں، رل رہے ہیں، ان کی وہی پالیسی ہے جلاؤ گھیراؤ، مارو اور گولیاں چلادو، یہ کر دو، وہ کر دو، جو بہت ہی افسوس ناک ہے۔ لشکر کشی کا یہ جو Concept ہے، ان کا دوسرے صوبوں پہ جاکر، یہ نہایت ہی افسوس ناک ہے، انہوں نے اپنا جھوٹ پروپیگنڈا کو پھیلانے کے لئے اپنی سوشل میڈیا ٹیم کو 2022ء میں آٹھ ارب کا بجٹ مختص کیا ہے، ان کا Vision یہ ہے، ان کی پالیسی جھوٹ کو پھیلانے کے لئے، سوشل میڈیا پر انہوں نے اتنا پیسہ پاکستان کے عوام پہ ٹیکس کا اربوں کا خرچہ کیا اور پھر امریکہ میں Lobbying، اور یہ کونسا انقلاب لا رہے ہیں، امریکہ میں Lobbying firms کھولی ہوئی ہیں، یہ کونسا انقلاب ہے، یہ کونسی آزادی ہے؟ امریکہ سے قرار دادیں منظور کروا رہے ہیں، حالات اچھے ہیں ان کے امریکہ کے ساتھ، یہ کون سی آزادی ہے، کس آزادی کی بات کر رہے ہیں؟ یہ وہاں پہ علی امین گنڈاپور صاحب کو دیکھیں تو پنڈی میں عوام کو بے یارومددگار چھوڑ کر پیچھے سے وہ چلے گئے، یہ عوام کو لاٹھیاں، آنسو گیس، شیلنگ کے حوالے کر کے چلے گئے اور خود انہوں نے یہاں پہ بے گناہ جو ہمارے تھے، ان کے لوگ جو تھے لوکل باڈیز کے، ان پر شیلنگ کی، سب کچھ کیا انہوں نے۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ جناب سپیکر، پندرہ دن سے بھی اوپر ہو گئے، تو وہ اڈیالہ جیل توڑنا تھی، یہ عمران خان صاحب کو لانا تھا، تو بھی Expire ہو گئی ہے وہ Date بھی، تو جناب سپیکر، یہ بارات بارات کر رہے تھے، بارات، بارات تو علیحٰدہ ایک چیز رہ گئی، تو یہ تو اس دن پنڈی سے اپنا جنازہ اٹھا کر واپس KP آئے ہیں، تو جناب سپیکر، یہ ہوش کے ناخن لیں، اس صوبے پہ توجہ دیں، کام کریں اور ہمیں ریلیف دیں۔ شکریہ جناب سپیکر۔

<u>Mr. Speaker:</u> Janab Mina Khan, Honorable Minister for Higher Education.

<u>جناب مینا خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم):</u> اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔ رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ۔وَ یَسِّرْ لِیۡۤ اَمْرِیْ۔وَ احْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ۔یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ۔ اِیّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیّاکَ نَسْتَعِینُ۔

؎ تو ادھر ادھر کی نہ بات کر، یہ بتاہ کہ قافلہ کیوں لٹا
مجھے رہزنوں سے گلہ نہیں تیری رہبری کا سوال ہے

جناب سپیکر صاحب، اپوزیشن بنچوں کی طرف سے بات ہو رہی ہے، سمجھ نہیں آتی کہ کس کس کے اوپر کون کون سی بات کی جائے، کہاں سے شروع کیا جائے اور کہاں پہ ختم کیا جائے؟ میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے ملک کے اندر اخلاقیات کے بڑے بھاشن دیئے جاتے ہیں، کہا جاتا ہے کہ آپ عورتوں کے اوپر بات نہ کریں، کہا جاتا ہے کہ آپ دلہا اور باراتیوں کی بات نہ کریں لیکن آج میں کھل کر بات کرنا چاہتا ہوں اور ببانگ دہل کرنا چاہتا ہوں، اس فورم کے اوپر کرنا چاہتا ہوں، چاہے کوئی مجھے غیر مہذب کہے، چاہے مجھے کوئی غیر جمہوری کہے یا سیاسی اقدار سے نابلد، جہاں پہ میرے لیڈر اور محترمہ بشریٰ بی بی کے اوپر بات ہو گی، جادو، ٹونوں کی بات ہو گی، وہاں پہ میں گیراج کی بات کروں گا کہ گیراج میں کیا ہوا تھا، جہاں پہ جادو، ٹونوں کی بات ہو گی تو میں یہ کہوں گا کہ ہم بارات لے کر گئے تھے لیکن وہاں

یہ دلہن پچیس سال کے بجائے ستر سال کی نانی نکلی، اس لئے واپس آ گئے، جہاں پہ جادوٹونے کی بات ہو گی اور بشریٰ بی بی جو کہ ایک باحیا، باپردہ عورت ہے، پھر میرے سامنے کوئی تہذیب لاکر نہ دکھائے، ہم تہذیب کے اندر بات کرتے ہیں، جہاں پہ نو اپریل 2022ء سے لے کر اور نو (9) مئی 2023ء سے لے کر آج تک ایسا موقع نہیں آیا کہ ہمارے اوپر ظلم کے پہاڑ نہ توڑے گئے لیکن اس کے باوجود استقامت کا پیکر بنے ہوئے ہیں، چیئرمین عمران خان کو تقریباً چودہ ماہ ہونے کو ہیں، وہ استقامت کا پیکر بنا ہوا ہے، بھاگا نہیں ہے، نہ اس کے Platelets گرے ہیں، نہ اس کو دوائیوں کی ضرورت پڑی ہے، نہ لندن بھاگا ہے، آج بھی وہ مرد مجاہد، وہ شیر کا بچہ مقابلہ کر رہا ہے، وہ عوام کی طاقت سے مقابلہ کر رہا ہے، آج بھی آپ کے سامنے ہے، ان قوتوں کے سامنے ہے جس نے ان کو للکارا ہے، ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر ان کے سامنے باتیں کر رہے ہیں اور ان کا مقابلہ کر رہا ہے، آپ بات کر رہی ہیں، آپ اس کے ساتھ کارکردگی کی باتیں کر رہے ہیں، شرم آنی چاہیئے، آپ ایک باپردہ عورت کے اوپر ایسے جادوٹونے کی باتیں کر رہے ہیں، ایسے Floor کے اوپر کر رہے ہیں، ہر اس شخص کو شرم آنی چاہیئے جناب سپیکر، وزیراعظم عمران خان، میں آج بھی ان کو وزیراعظم تسلیم کرتا ہوں، وہ اور اس کی پارٹی، ہم نے یہ نظام سٹارٹ نہیں کیا جو کہ بار بار دوہرایا جا رہا ہے، 90s کے اوپر دیکھیں، جب پی ٹی آئی معرض وجود میں نہیں آئی تھی، "پیلی ٹیکسی" کا لقب کس نے دیا تھا، ہیلی کاپٹر سے ننگی تصاویر کس نے گرائی تھی؟ وہ ہماری پارٹی نے نہیں گرائی تھی، یہ نورا کشتی تھی، میرے لیڈر نے تو تب بھی کہا تھا کہ ملے ہوئے ہیں، یہ آپس میں ملے ہوئے ہیں، یہ نورا کشتی کھیل رہے ہیں، دیکھنا کہ جب میں ان کو چیلنج کروں گا، جب ہماری پارٹی اوپر آئے گی، یہ ملیں گے، پھر جو ان کی کرپشن کے اوپر ان کو جب روکوں گا، اس کے بعد یہ آگے آئیں گے، ساتھ مل کر مقابلے پہ آئیں گے۔ جناب سپیکر، میں ذرا بات کروں اسرائیل کے اوپر، میرا قائد اسرائیل کے اوپر ہی اس کا سٹینڈ تھا کہ ہم نے اسرائیل کو تسلیم نہیں کرنا، جس بنیاد پہ تحریک انصاف کی حکومت گرائی گئی، اس تحریک انصاف کے ایم پی ایز اور لیڈر نہیں کہہ رہے، یہ حامد میر صاحب جو کہ ایک Renowned صحافی ہے، اس نے اپنے Show کے اندر کہا ہوا ہے کہ میں اس چیز کا گواہ ہوں کہ عمران خان تسلیم نہیں کر رہا تھا، جب تسلیم نہیں کر رہا تھا تو پھر یہ چوروں اور سازشیوں کا ٹولہ لندن جاکر اس سازشی کے ساتھ بیٹھ کر انہوں نے سازش رچائی، اسرائیل کے نمائندے وہاں پہ ان کے ساتھ موجود تھے، انہوں نے وہ گیم پلان کیا کہ کیسے عمران خان کی گورنمنٹ کو Topple کرنا ہے، پھر کیسے عمران خان کو جیل کے اندر ڈالنا ہے؟ پھر نو (9) مئی کا ڈرامہ رچایا گیا، میرا لیڈر برملا کہتا ہے، UN assembly کے Floor پہ کہتا ہے کہ میں نہیں مانوں گا اسرائیل کو، قائداعظم محمد علی جناح نے وہ تائید کی تھی، جو بات کی تھی اس کے اوپر، ہم آج بھی کھڑے ہیں، مجھے آپ بتائیں کہ آپ لوگوں کا کیا Stance ہے؟ ذرا کھل کے بتائیں، آپ کی لیڈرشپ ذرا بتائے، اسرائیل کے خلاف ایک بات تو کریں، پھر میں مانوں کہ سارے ملے ہوئے ہیں۔ جناب سپیکر، یہ توشہ خانہ کی بات کرتی ہیں، توشہ خانہ ہم Trail دے رہے ہیں، ہم نے Declare کیا ہوا ہے، وہ ہم نے قانونی طور پہ، وہ سارا ریکارڈ پہ موجود ہے، مجھے یہ بتائیں، کونسے قانون کے اندر لکھا ہوا ہے کہ آپ توشہ خانہ سے گاڑی لے سکتے ہیں؟ وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ لندن تو چھوڑیں پاکستان میں

میری کوئی پراپرٹی نہیں ہے، پھر بعد میں پتہ چلتا ہے جناب والا، انہوں نے مرسڈیزیں لی ہوئی ہیں جو کہ قانون کے اندر آپ لے ہی نہیں سکتے، اس کا Trail دے دیں، اپنا Money trail جو آپ اربوں، کھربوں روپے اس پاکستانی عوام کا لوٹ کر باہر لے کر گئے ہیں، کوئی جواب نہیں ملے گا۔ جناب سپیکر، کارکردگی کی بات کرتے ہیں، الحمد للہ یہ اسمبلی دیکھیں، میں پورے یقین سے کہتا ہوں کہ تین چار کو چھوڑ کر یہ ساری اسمبلی تحریک انصاف کی ہے، وہ الگ بات ہے کہ (تالیاں) فارم سینتالیس کے اوپر لوگ آئے ہیں اور فارم سینتالیس کے مدد سے پھر Reserved سیٹیں بھی آئی ہیں، برملا کہنا چاہتا ہوں، نہیں تو چیلنج ہے کہ میری سیٹ کھول دیں، سہیل کی سیٹ کھول دیں، قادری صاحب کی سیٹ کھول دیں، بانوے ایم پی ایز کی ہر ایک کی سیٹ کھول دیں، میں چیلنج کرتا ہوں، آج چیلنج کریں، آپ مجھے بتائیں کہ ہم آپ کی بھی سیٹ کھول دیں گے، پتہ چل جائے گا کہ کون کتنا پانی میں ہے اور کون فارم پینتالیس کے اوپر اور کون فارم سینتالیس کے اوپر ہے؟ آپ چاہتے ہیں کہ وہاں پہ Air ambulance ہے، وہاں پہ مجھے پانی دکھائی نہیں دے رہا اور نیچے شعیب کا پتہ نہیں کہ وہ پانی کے اندر ڈوب چکا ہے، شعیب کو دکھائی اس لئے نہیں دے رہا کہ شعیب پانی کے اندر جا چکا ہے، سارا لاہور تو پانی سے بھر چکا ہے، شعیب اس کو کیسے دکھائی دے گا؟ کونسی گاڑی میں بیٹھ کر ڈرامے، ٹک ٹاک مطلب وہ وہاں پہ جیمرز لگے ہوئے ہیں، وہاں پہ ان کا موبائیل کام کر رہا ہے، عجیب داستان ہے، الحمد للہ عمران خان کی حکومت ہے، عمران خان کا Vision ہے، عمران خان کی حکومت کی کارکردگی ہے کہ 2013ء میں بھی آپ کو ہرایا، 2018ء میں بھی آپ کو چت کیا اور 2024ء میں بھی وہ حال کیا کہ ان شاء اللہ وتعالیٰ اگلی دفعہ آپ کی ضمانتیں بھی نہیں بچتیں، (تالیاں) سر، باچا خان بابا کی بات کی گئی، عظیم لیڈر، میرا قائد اسے مانتا ہے، خان عبدالصمد خان کی بات کی گئی، عظیم لیڈر۔ میرا قائد اسے مانتا ہے لیکن اس کے بعد جن کی بات کی گئی، جن کو جمہوریت کا چیمپئن دکھایا گیا، میں ماننے سے قاصر ہوں، جن کی سیاست جنرل ایوب خان کے بیڈروم سے، ان کی لائبریری سے سٹارٹ ہوتی ہے، جس چالاکی اور شاطری سے ان کی لائبریری میں انٹری ہوتی ہے، پھر اس کے بعد فارن منسٹری ملتی ہے، پھر اس کے بعد اس گورنمنٹ کو Topple کیا جاتا ہے جس کو ڈیڈی کہا جاتا تھا، میں ایسی جمہوریت کو نہیں مانتا کہ یہ جمہوریت کے علمبردار ہے۔ پھر نمبر پانچویں کو چیف آف آرمی سٹاف بنایا جاتا ہے تاکہ اس کو Protect کریں اور وہی جو ہے اس کی حکومت گرا دیتا ہے۔ بات کریں اس کے اوپر، ہم نے جب سٹارٹ کی بات آئین کی، قانون کی، میں تو یہ سمجھ رہا تھا کہ ہم تو Majority میں پہلی دفعہ اس اسمبلی کے اندر آئے ہیں، ہم شاید اس طریقے سے بات نہ کر پائیں، اس طریقے سے Convince نہ کر پائیں، آپ لوگ بات کریں گے، قانون کے اوپر بات کریں گے، آئین کے اوپر بات کریں گے، مجھے تو حیرانگی ہوئی کہ یہاں پہ ہمیں جواب دیئے جا رہے ہیں، او بھئی! ہمارے لئے نہ کرو، نمبر تمہارا ابھی آنے لگا ہے، جتنا پالش تم دینا ہے بوٹ کو، دو، جتنی چمک نکالنی ہے نکالو، ان شاء اللہ وتعالیٰ وہ دن دور نہیں کہ تم بھی اس چکی کے اندر پسے جاؤ گے، پھر وہ دن تم دیکھنا اور تم بولو گے، پھر ہم سنیں گے نہیں، یہ موقع ہے کہ آئین اور قانون کیلئے آپ سب کھڑے ہو جائیں، شہادتیں دیں آپ نے، ہم مانتے ہیں لیکن بات کریں کہ کس نے شہید کیا، (تالیاں) وہ کون تھا جس نے ذوالفقار علی بھٹو کو شہید کیا، وہ

کون تھا جس نے بینظیر بھٹو کو شہید کیا؟ اپنے آس پاس دیکھیں، Right left دیکھیں، آگے پیچھے دیکھیں، کہیں آپ میں سے تو نہیں ہیں کہ جس نے انہیں شہید کیا، ذرا دیکھیں، آنکھیں گھمائیں، ہم تو مانتے ہیں کہ انہوں نے شہادتیں دیں اور ہم اس پی پی پی کو بھی مانتے ہیں لیکن ہم آج پی پی پی کو نہیں مانتے کیونکہ وہ پاکستان پیپلز پارٹی تھی اور آج پاکستان پرچی پارٹی ہے، پرچی، پرچی کو ہم نہیں مانتے، جو پرچی کے اوپر اس کا چیئر مین آیا اور وہ ہمیں بات سکھائے۔ جناب سپیکر، یہ Constitution کی بات کرتے ہیں، Preamble کے بعد اسی Constitution کے آرٹیکل 8 سے 28 تک Fundamental rights کے آرٹیکلز ہیں، میرے معزز ممبران دوست اس کے اوپر لب کشائی نہیں کرتے، بلکہ سیدھا چلے جاتے ہیں 154 پہ، پہلے 154 کا آپ کو بتاؤں کہ ہم Ten plus لیٹرز لکھ چکے ہیں اس حکومت کو کہ جس کا صرف یہ مینڈیٹ ہے کہ آپ نے عمران خان کو جیل میں رکھنا ہے، باقی کوئی مینڈیٹ نہیں ہے، وہ CCI کی میٹنگ نہیں بلا رہے ہیں Ten plus لیٹرز لکھ چکے ہیں، لہذا اگر آپ کو یہ تین، چار اور 154 یا باقی آرٹیکلز یاد ہیں تو یہ آپ کے علم میں ہونا چاہیئے کہ اس کے اوپر صوبائی حکومت اپنا کام کر رہی ہے، Constitution کا پوسٹمارٹم ہو رہا ہے، آئین پاکستان کی دھجیاں اڑائی جا رہی ہیں، آئین پاکستان کی بنیادی ڈھانچے کو تبدیل کیا جا رہا ہے رات کی تاریکی میں، چونکہ تاریک راتوں میں باریک وارداتیں کرنا چور ڈاکوؤں کا کام ہے، عوامی نمائندوں کا کام نہیں ہے، (تالیاں) اور شیم شیم کے نعرے) دو بجے میٹنگ جی کینسل ہو گئی، چار بجے میٹنگ جی کینسل ہو گئی، چھ بجے میٹنگ جی کینسل ہو گئی، آٹھ بجے میٹنگ جی کینسل ہو گئی، دس بجے میٹنگ جی کینسل ہو گئی اور مولانا فضل الرحمان صاحب کے گھر کا یاترا ہوتا رہا، یاترا ہوتا رہا کہ کسی طور پہ ہم آئین پاکستان کا پوسٹمارٹم کریں کیونکہ آئین پاکستان کے اندر تبدیلی بہانہ ہے، عمران خان نشانہ ہے، عمران خان کے لئے سب کیا جا رہا ہے کہ اس کو اندر رکھا جائے لیکن وَمَكَرُوْا وَمَكَرَاللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ، And Allah is the Best Planner اللہ بہترین کارساز ہے، یہ جو تدبیر کرتے ہیں، یہ جو پلاننگ کرتے ہیں، ایک پلان بنانے والا اور وہ بہترین کارساز ہے، اس نے پلان بنایا کہ ان شاء اللہ وتعالیٰ اس کی پلاننگ ہے کہ آپ حق پہ رہنے والے بندے کو خراب نہیں کر سکتے، آئین کی بات کرتے ہیں، ہم نے آئین پڑھا، ہمیں شاید اتنی شقیں یاد نہ ہوں جتنی آپ کو یاد ہیں لیکن۔۔۔۔۔

(عصر کی اذان)

<u>وزیر برائے اعلیٰ تعلیم:</u> سر، ہمیں اتنی شقیں شاید Constitution کی یاد نہ ہوں جتنی ان کو یاد ہیں اور ہم کوشش کریں گے کہ ہم زیادہ یاد کریں لیکن جتنی شقیں ہمیں یاد ہیں اور جتنی ہم نے پڑھی ہیں اور عملی زندگی میں کوشش کر رہے ہیں کہ Implement ہو سکیں، وہ Constitution کی اصل روح کی شقیں ہیں۔ جو شقیں ہمیں پچھلے تیس سال سے سمجھائی جا رہی ہیں اس آئین کی ہر شق کے اوپر آپ پلٹائیں تو لکھا ہوگا، Mr. Ten Percent, Mr. Ten Percent, Mr. Ten Percent چور، ڈاکو، لٹیرا، خون پسینے کی کمائی کھانے والے ایسے آئین کو ہم نہیں مانتے، ہم آئین کو مانیں گے، اس آئین کو جو کہ متفقہ طور سے پاس ہوا تھا، پاکستانی عوام کیلئے پاس ہوا تھا جو کہ اس

نظام کو چلانے کیلئے پاس ہوا تھا، یہ آئین ہمیں نہ سمجھائیں، آئین کو Implement کرنا تھا، بنیادی حقوق آپ نے اس میں ڈالے ہوئے ہیں، اس کے اوپر آپ Implementation کریں، اس کو Implement کریں اور پاکستانی عوام کیلئے اس سے کوئی فلاح و بہبود نکالیں۔ آپ جو اس وقت A-63 کو چیلنج کرنے کی کوشش کی جارہی ہے جو آرٹیکل 8 کو روندنے کی کوشش کی جارہی ہے، جو ججز کی Extension کے لئے گیم ڈالی جارہی ہے، جو ججز کے Rotation کے لئے گیم ڈالی جارہی ہے، کیا یہ قوم آپ کو بے وقوف نظر آرہی ہے؟ اس کا کیا مقصد ہے کہ آپ مولانا صاحب کے پاس جاتے ہو، ان کو کہتے ہو کہ ہماری حمایت کرو، ہمیں ووٹ دو؟ او بابا! آپ کے اپنے اپنے وزراء کہتے ہیں کہ ابھی تک ہم نے مسودہ نہیں پڑھا اور جو آئین کے اور جمہوریت کے علمبردار ہیں، وہ کہتے ہیں لاہور میں میرا DC لگاؤ، شیخوپورہ میں میرا DC لگاؤ، ننکانہ میں میرا DC لگاؤ تو ہم تمہارے ساتھ گورنمنٹ میں ہیں، DC نہیں لگا یا تو ہم تمہارا بجٹ پاس نہیں کریں گے، یہ تم لوگوں کی جمہوریت ہے، ہمیں نہیں پتہ کیا کہ وہاں پہ کیا گل تم کھلا رہے ہو، فیڈرل گورنمنٹ کے اندر، ہم علم نہیں رکھتے پتہ ہے ہمیں سارا، جمہوریت جمہوریت اور آئین آئین کوئی نہیں کھیل رہے، مفادات کی گیم کھیل رہے ہو۔ بات کی جاتی ہے کہ یہاں پہ سکولوں کا یہ حال ہے، یہاں پہ ٹیچرز کا یہ حال ہے، او بابا! الحمد للہ جب سے تحریک انصاف کی حکومت آئی ہے، اس سے پہلے موازنہ کریں پاکستان کے بننے سے اور اس کے بعد موازنہ کریں، ہیلتھ کا موازنہ کریں، میں اپنے ہائر ایجوکیشن کا بتاتا ہوں، 2013 سے پہلے پاکستان سے لے کر آج تک صرف دو سو (200) کالجز بنے تھے اور ہماری گورنمنٹ کے اندر ایک سو بیس (120) مزید کالجز بنے ہیں، یہ ہے ہماری کارکردگی، ہاں اگر آپ کارکردگی اس کو کہتے ہیں کہ آپ کے سکولوں میں کتے پڑے رہے، آپ کے ہاسپیٹلز کے اندر کتے پڑے رہے اور وہاں پہ کتوں کی Vaccination تک نہ ہو کہ وہ لوگوں کو کاٹے، اگر آپ اس کو کارکردگی کہیں اور Even اسمبلیوں تک کتے پہنچ گئے ہیں، یہ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ یہ کارکردگی ہے (تالیاں) تو پھر ہمیں معاف ہی کردیں، پھر ہماری ایسی کارکردگی ہم نے نہیں دکھانی۔ Last بات کرنا چاہونگا سر، سر، لاہور کے لئے ہمارا پرامن احتجاج، پرامن ریلی تھی، یہ کہتے ہیں کہ راستے بند نہیں تھے، وہ تو شکر ہے پتہ چل گیا، موٹروے کے اوپر بھی انہوں نے کیا تھا اور پھر جب وہاں پہ پہنچے تو ہر کلومیٹر کے بعد انہوں نے رکاوٹیں ڈالی تھیں لیکن اس کے باوجود جو رنگ باز ہیں اور اپنی رنگبازیاں دکھا رہے ہیں، وہ کہہ رہے تھے کہ ہم آپ کو اٹک سے ادھر آنے نہیں دیں گے، تو جب آپ دھمکیاں دو گے اور آپ پھر پٹھان کو دھمکی دو گے تو پھر تو آئے گا بھئی، پھر تو ایسے رکے گا نہیں، ہم لاہور پہنچے، جلسہ گاہ پہنچے لیکن Unfortunately انہوں نے اسی ٹائم اس سے پہلے ختم کیا تھا، ڈر کی وجہ سے۔ اس دفعہ پھر ہمارا احتجاج تھا، ہم گئے، ہمارا راستہ روکا، آپ وزیر اعلیٰ صاحب کی بات کرتے ہیں کہ وہ ایسی بات کرتے ہیں، وہ ایک منتخب وزیر اعلیٰ ہیں اس صوبے کا، آپ کو غیرت آنی چاہیئے اس کے اوپر کہ آپ کے ہاؤس کے وزیر اعلیٰ کو روکا جاتا ہے، کیوں روکا جاتا ہے، کس قانون کے تحت، اسلام آباد ان کا نہیں ہے، لاہور ان کا نہیں ہے، یہ پاکستان ان کا نہیں ہے؟ یہ کسی کے باپ کا پاکستان نہیں ہے، جہاں پہ چاہیں گے وہاں پہ جائیں گے، وہاں پہ جلسہ کریں گے، وہاں ریلی کریں گے، وہاں پہ احتجاج کریں گے ان شاءاللہ وتعالیٰ۔ (تالیاں) تو سر، میں اس کو

Condemn کرتا ہوں اور میں یہ کہتا ہوں کہ تمام اسمبلی کو اس کو Condemn کرنا چاہیئے، ہم دعوت دیتے ہیں، اگر آپ یہاں پہ کرنا چاہتے ہیں، جلسہ کریں، ہماری حکومت میں آپ نے دھرنے دیئے ہیں، بالکل ہم نے کسی کا راستہ نہیں روکا، کچھ دو ہفتے پہلے مولانا فضل الرحمان صاحب نے اور حافظ حمداللہ صاحب نے کہا ہے کہ بالکل ہمیں راستے دیئے گئے، ہمیں نہیں روکا عمران خان کی حکومت نے، کیونکہ ہمیں پتہ تھا کہ ہم آئین اور قانون کے اندر جو ہیں جمہوری لوگ ہیں، تو سر، انہی دو اشعار کے اوپر اپنی سپیچ کا اختتام کروں گا کہ:

عشق قاتل سے بھی، مقتول سے ہمدردی بھی
عشق قاتل سے بھی، مقتول سے ہمدردی بھی
یہ بتا کس سے محبت کی جزا مانگے گا
سجدہ خالق کو بھی،
سجدہ خالق کو بھی، ابلیس سے یارانہ بھی
حشر میں کس سے عقیدت کا صلہ مانگے گا

اور

تم حیاء و شریعت کے تقاضوں کی بات کرتے ہو
تم حیاء و شریعت کے تقاضوں کی بات کرتے ہو
ہم نے ننگے جسموں کو ملبوس حیاء دیکھا ہے
دیکھا ہے ہم نے احرام میں لپٹے کئی ابلیس
ہم نے کئی بار مے خانے میں خدا دیکھا ہے

بہت شکریہ۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر</u>: علی ہادی صاحب کا مائیک On کریں، علی ہادی کو بات کرنے دیں، اب آپ سب کو ٹائم دوں گا، خیر ہے غصے نہ ہوں آپ۔

<u>جناب علی ہادی</u>: **اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ۔ الحمد للہ والصلوۃ و سلام علیٰ اھلھا۔ اما بعد۔** جناب سپیکر، بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے موقع دیا ہے، حضرت علی علیہ الصلوۃ والسلام کے ایک قول سے اپنی تقریر کا آغاز کروں گا، مولا علیؑ فرماتے ہیں کہ بارش کا قطرہ سانپ کے منہ میں بھی جاتا ہے اور سیپ کے بھی، سانپ کے منہ جاکر زہر بناتا ہے اور سیپ کے منہ میں جاکر موتی بناتا ہے، جس کا جیسا ظرف ہو اس کی ویسی کرنی، بہت سارے ایسے لوگ جو کم ظرف اور بہت سارے ایسے لوگ جو بلند ظرف رکھتے ہیں، اس کے ساتھ ساتھ۔۔۔۔۔

ایک رکن: جناب سپیکر، کورم۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: علی ہادی، ایک منٹ، کورم Point out ہوا ہے، کاؤنٹ کریں، اچھا، سپیچز بہت ہو گئی ہیں، اب میرا خیال ہے دو منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائیں۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: یہ آصف خان بھی ہے، بتیس ہو گئے، یہ چونتیس اور تینتیس، دو باہر، دوبارہ شمار کریں، ایک دفعہ پھر شمار کریں، دس منٹ کا وقفہ کرتے ہیں، پھر کورم پورا ہو تو اجلاس کو جاری رکھیں گے، نہیں تو پھر، پہلے کورم پورا کریں۔

(اس مرحلہ پر اجلاس کی کارروائی ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: میجر صاحب، کیونکہ کورم کی نشاندہی ہوئی ہے، اب کورم اگر پورا ہوا تو پھر ہم سٹارٹ لیں گے، ورنہ میں اسے Adjourn کرتا ہوں، کاؤنٹ کریں جی، صرف آٹھ۔

The sitting is adjourned till 03:00 pm, Tuesday, 1st October, 2024.

(اجلاس بروز منگل مورخہ یکم اکتوبر 2024ء بعد از دوپہر تین بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)